امامیہ دینیات کورس

اطفال

ناشر:
امامیہ ایجوکیشن اینڈ ویلفیر ٹرسٹ
نمبر 68 شیواجی روڈ ، شیواجی نگر بنگلور– 051 560

امامیہ دینیات کورس

اطفال - پہلے سال کا نصاب

نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱	سبق شروع کرنے سے پہلے کی دعا	۵
۲	میں مسلمان ہوں!	٦
۳	اللہ کو ہر وقت یاد کرو	۷
۴	کیا یہ لڑکا دیکھ سکتا ہے؟	۸
۵	اصول دین	۱۰
٦	توحید	۱۱
۷	عدل	۱۳
۸	نبوت	۱۵
۹	اللہ کے خاص فرشتے	۱۷
۱۰	**الحمدلله**	۱۸
۱۱	میں کہاں رہوں؟ میں کیا کھاؤں؟ میں کہاں سوؤں؟	۱۹
۱۲	آدم اور حوا	۲۰
۱۳	حضرت نوح علیہ السلام	۲۱
۱۴	حضرت موسیٰ علیہ السلام	۲۴
۱۵	اللہ کے دوست۔ خلیل اللہ	۲٦

۱۶	۱۷ ربیع الاول	۲۷
۱۷	حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۸
۱۸	حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا	۲۹
۱۹	امامت	۳۰
۲۰	پہلے امام حضرت امام علی علیہ السلام	۳۱
۲۱	دوسرے امام حضرت امام حسن علیہ السلام	۳۲
۲۲	تیسرے امام حضرت امام حسین علیہ السلام	۳۳
۲۳	چوتھے امام حضرت امام زین العابدین علیہ السلام	۳۴
۲۴	پانچویں امام حضرت امام باقر علیہ السلام	۳۵
۲۵	یوم عاشورہ	۳۶
۲۶	نذر اور فاتحہ	۳۹
۲۷	قبلہ	۴۰
۲۸	مسجد	۴۱
۲۹	سجدہ گاہ	۴۲

عقیدہ

میں مسلمان ہوں!

میرا عقیدہ ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں

عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

علیؑ اللہ کے ولی ہیں

وَوَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اور رسول (حضرت محمدؐ) کے وصی (جانشین) ہیں

وَخَلِیْفَتُهٗ بِلَافَصْلٍ

اور آپؐ کے بلافاصلہ خلیفہ ہیں

سبق شروع کرنے سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْنِیْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْوَھْمِ وَاَکْرِمْنِیْ بِنُوْرِ الْفَھْمِ

اے اللہ! مجھے وہم وگمان کی تاریکی سے نکال اور مجھے علم وہنر کی روشنی دے

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ! ہم پر اپنی رحمتوں کا دروازے بکھیر دے

وَانْشُرْ عَلَیْنَا خَزَائِنَ عُلُوْمِكَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور ہم پر اپنے علوم کے خزانے کے دروازے کھول اپنی رحمتوں سے اے رحمٰن ورحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

الٰہی (ہمارے سردار) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وآلہ وسلم کی آل پر رحمت بھیج

اللہ کو ہر وقت یاد کرو

کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے کہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا ہی مہربان اور رحم والا ہے

خوشی یا غم کے وقت کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

شکریہ ادا کرنے کے لئے کہیں:

جَزَاکُمُ اللّٰہُ

اللہ آپ کو اجر دے

کوئی کام کرنے کا ارادہ ہو تو کہیں:

اِنْشَاءَ اللّٰہُ

اگر اللہ کی مرضی ہو

کسی کو رخصت کریں یا جب کسی سے رخصت ہوں تو کہیں:

فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ

اللہ آپ کا نگہبان رہے

کیا یہ لڑکا دیکھ سکتا ہے؟

کیا یہ لڑکا دیکھ سکتا ہے؟

اگر ہماری آنکھیں نہ ہوتیں تو ہم کیا کرتے؟

کیا ہم دیکھ سکتے تھے؟ دوڑ سکتے تھے؟ کھیل سکتے تھے؟

not found.

ان بچوں میں سے کونسا بچہ نہیں دوڑ سکتا؟

وہ کیوں نہیں دوڑ سکتا؟ کیا وہ کھیل سکتا ہے؟

اگر ہمارے پاؤں نہ ہوتے تو ہم کیا کرتے؟

کیا ہم چل سکتے؟ دوڑ سکتے؟ کھیل سکتے؟

not found.

ان دو بچوں میں سے کونسا بچہ گیند نہیں اٹھا سکتا؟

کیا وہ کھانا کھا سکتا ہے؟

وہ کھانا نہیں کھا سکتا؟

اگر ہمارے ہاتھ نہ ہوتے تو ہم کیا کرتے؟

not found.

ہمیں آنکھ، کان، ہاتھ اور پاؤں کس نے اور کس لئے دیئے؟

اللہ نے ہمیں آنکھیں دیکھنے کے لئے دی ہیں۔

اللہ نے ہمیں کان سننے کے لئے دیئے ہیں۔

زبان اور منہ بولنے کے لئے دیئے ہیں۔

پاؤں چلنے کے لئے دیئے ہیں، ہاتھ کام کرنے کے لئے دیئے ہیں۔

ان نعمتوں کے لئے ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

ان نعمتوں کو صرف نیک اور اچھے کاموں کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔

سوالات:

(1) اللہ نے ہمیں آنکھیں کیوں دی ہیں؟

(2) اللہ نے ہمیں کان کیوں دیئے ہیں؟

(3) اللہ نے ہمیں زبان اور منہ کس لئے دیئے ہیں؟

(4) اللہ نے ہمیں ہاتھ اور پاؤں کس لئے دیئے ہیں؟

(5) اللہ نے جو جو نعمتیں دی ہیں ان سے ہمیں کیسے کام کرنا چاہئے؟ کیا ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے؟

اصول دین

اصول کے معنی جڑ کے ہیں- دین کی جڑیں پانچ ہیں-

توحید-عدل-نبوت-امامت اور قیامت

توحید اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں-

عدل اللہ انصاف کرنے والا ہے-

نبوت اللہ نے انسانوں کو سیدھا راستہ بتانے کے لئے نبی بھیجے-

پہلے نبی حضرت آدمؑ ہیں اور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں-

امامت اللہ نے آخری نبی کے بعد ہماری ہدایت کے لئے بارہ امام بھیجے-

امام لوگوں کو سیدھا راستہ دکھاتے ہیں-

امام دین اسلام کی حفاظت کرتے ہیں-

ہمارے آخری امام حضرت مہدیؑ زندہ ہیں اور ہماری ہدایت کر رہے ہیں-

قیامت وہ دن جب اللہ اچھے لوگوں کو انعام (جنت) دے گا اور برے لوگوں کو سزا (جہنم) دے گا-

سوالات:

۱) اصول دین کے معنی کیا ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

۲) اللہ نے آخری نبیؐ کے بعد ہماری ہدایت کے لئے کتنے امام بھیجے؟

توحید

اصول دین کی پہلی اصل اور بنیاد ''توحید'' ہے۔توحید کے معنی 'ایک' کے ہیں،

یعنی صرف ایک اللہ پر ایمان لانا،

لفظ 'اللہ' کی جمع نہیں ہے اور نہ ہی تانیث ہے۔اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ وحدہ لاشریک لہ ہے،

توحید کے معنی صرف اللہ ہی کی عبادت کی جائے

بت،سورج،چاند،تارے وغیرہ کی عبادت نہ کی جائے۔

توحید پر ایمان رکھنے والا شخص ہر کام صرف اللہ کو خوش کرنے کے لئے کرتا ہے۔

پہلے امام حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے،

''...... ہمارا ایمان یہ ہو کہ

اللہ ایک ہے......

اللہ سب کچھ جانتا ہے،

اللہ سب کچھ سنتا ہے،

اللہ سب کچھ دیکھتا ہے،

اللہ کا کوئی جسم نہیں،

اللہ کو ہم اپنی آنکھ سے اس دنیا میں یا آخرت میں دیکھ نہیں سکتے ۔

اللہ کسی خاص جگہ پر نہیں، لیکن کوئی ایسی جگہ نہیں کہ جہاں اللہ موجود نہ ہو۔

اللہ عادل ہے،

اللہ مہربان ہے،

اللہ رحم کرنے والا ہے،

سوالات:

(1) توحید کے معنی کیا ہیں؟

(2) توحید پر ایمان رکھنے والا انسان کیا کرتا ہے؟

(3) توحید کے متعلق حضرت علی علیہ السلام نے کیا فرمایا؟

عدل

عدل کے معنی انصاف کے ہیں۔

انصاف کا مطلب

نیک اور اچھے کام کرنے والوں کو

دوسروں سے ہمدردی کرنے والوں کو

سچ بولنے والوں کو انعام دینا۔

اللہ نیک اور اچھے کام کرنے والوں کو انعام دیتا ہے

انصاف کا مطلب

برے کام کرنے والوں کو

جھوٹ بولنے والوں کو

لوگوں کو ستانے والوں کو سزا دینے کے ہیں۔

اللہ برے کام کرنے والوں کو سزا دیتا ہے

اللہ انعام دینے اور سزا دینے میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔

اسی لئے اللہ کو عادل کہتے ہیں یہی تمام مسلمانوں کا ایمان ہے

اللہ کے عدل پر ایمان کے معنی یہ ہیں کہ،

1) اللہ تمام لوگوں کے ساتھ عدل (انصاف) کرتا ہے، اللہ کبھی کوئی غلطی نہیں کرتا۔

2) اللہ کسی کو بھی برا کام کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔

3) اللہ ہمیشہ اطاعت گزار بندوں کو اپنے انعام سے نوازتا ہے۔

سوالات:

(1) ''عدل'' کے معنی کیا ہیں؟

(2) اللہ کو عادل کیوں کہتے ہیں؟

(3) اللہ کے عدل پر ایمان کے معنی کیا ہیں؟

نبوت

نبوت اصول دین کی تیسری جڑ ہے۔

انسان کو سیدھا راستہ بتانے کے لئے اللہ نے ''نبی'' بھیجے۔

نبی کو پیغمبر بھی کہتے ہیں۔

اللہ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار (1,24,000) پیغمبر بھیجے۔

پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں
آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

ایک لاکھ چوبیس ہزار (1,24,000) پیغمبروں میں پانچ بڑے پیغمبر ہیں:

1- حضرت نوح علیه السلام

2- حضرت ابراهيم علیه السلام

3- حضرت موسیٰ علیه السلام

4- حضرت عیسیٰ علیه السلام

5- حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم

اللہ نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لئے ''آیات'' نازل فرمائیں۔ جو کتابوں میں محفوظ ہیں۔

ایسی کئی کتابیں ہیں جن میں اہم ترین چار کتابیں ہیں، جن پر ایمان رکھنا واجب ہے کہ یہ خدا کی بھیجی ہوئی ہیں۔

1- زبور : حضرت داؤد عليه السلام کو دی گئی

2- تورات : حضرت موسیٰ عليه السلام کو دی گئی

3- انجیل : حضرت عیسیٰ عليه السلام کو دی گئی اور

4- قرآن : حضرت محمد مصطفی صلی الله عليه وآله وسلم کو دیا گیا

قرآن قیامت تک باقی رہے گا۔

سوالات:

(1) نبی کون ہوتا ہے؟

(2) اللہ نے کتنے پیغمبر بھیجے؟

(3) پہلے اور آخری پیغمبر کے نام کیا ہیں؟

(4) بڑے پیغمبر کتنے ہیں؟ ان کے نام کیا ہیں؟

(5) اللہ نے کتنی کتابیں بھیجیں؟ ان کے نام کیا ہیں؟

اللہ کے خاص فرشتے

فرشتے اللہ کی مخلوق ہیں۔ اللہ نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا ہے فرشتے معصوم ہیں یعنی ان سے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ تمام فرشتوں میں چار فرشتوں کو اللہ نے خاص درجہ دیا ہے۔

ان فرشتوں کے نام اور ان کے کام یہ ہیں:

۱۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام

آپؑ خدا کی وحی انبیاءؑ تک پہنچاتے تھے

۲۔ حضرت میکائیل علیہ السلام

آپؑ لوگوں تک رزق پہنچانے پر معمور ہیں

۳۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام

آپؑ مخلوق کی روح قبض کرنے پر معمور ہیں

۴۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام

آپؑ قیامت سے پہلے صور پھونکیں گے جس سے ہر چیز فنا ہو جائے گی۔

سوالات:

۱) اللہ کے خاص فرشتے کونسے ہیں اور ان کے کام کیا ہیں؟

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو زمین کے مختلف حصوں سے مٹی لانے کا حکم دیا-فرشتوں نے مٹی میں پانی ملایا-اس کے بعد اس مٹی کو آٹے کی طرح گوندھا،(جس طرح کہ روٹی بنانے کے لئے آٹا گوندھا جاتا ہے)

کچھ دنوں کے لئے اسی طرح چھوڑ دیا گیا-

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس مٹی سے انسانی پتلا بنایا،

کچھ عرصے بعد اللہ تعالیٰ نے اس مٹی کے پتلے میں روح پھونکی

اور پتلا انسان بن گیا،یہ پہلا انسان حضرت آدم علیہ السلام تھے-

پتلے میں روح پھونکے جانے کے بعد جیسے ہی حضرت آدمؑ زندہ ہوئے،آپ کو چھینک آئی-

چھینکتے ہی آپ نے اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہا-

سوالات:

(1) اللہ نے فرشتوں کو کیا حکم دیا؟

(2) مٹی گوندھنے کے بعد کیا کیا گیا؟

(3) اللہ نے مٹی سے کیا بنایا؟

(4) مٹی کے پتلے میں روح پھونکنے پر کیا بنا؟

(5) حضرت آدمؑ نے زندہ ہوتے ہی کیا کیا؟اور کیا کہا؟

میں کہاں رہوں؟ میں کیا کھاؤں؟ میں کہاں سوؤں؟

اللہ نے جب شیطان کو جنت سے نکل جانے کا حکم دیا تب شیطان نے تین سوال پوچھے تھے،

''میں کہار ہوں؟''

''میں کیا کھاؤں؟''

''میں کہا سوؤں؟''

اللہ نے کہا کہ، شیطان اس شخص کے ساتھ رہے گا جو اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہ کہے

شیطان اس شخص کے ساتھ کھانا کھائے گا کہ جو کھانا شروع کرنے سے پہلے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہ کہے

شیطان اس شخص کے ساتھ سوئے گا جو سونے سے پہلے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہ کہے

سوالات:

(1) اللہ نے شیطان کو جنت سے نکال دیا، تب شیطان نے کیا پوچھا؟

(2) شیطان کس شخص کے ساتھ رہے گا؟

(3) شیطان کس شخص کے ساتھ کھانا کھائے گا؟

(4) شیطان کس شخص کے ساتھ سوئے گا؟

آدم اور حوّا

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ اور حضرت حوا کو جنت میں رہنے کا حکم دیا، اللہ نے حضرت آدمؑ اور حضرت حوا سے کہا کہ وہ جنت کے تمام پھل اور میوے کھا سکتے ہیں۔لیکن ایک پیڑ سے دور رہیں اور اس کا پھل ہرگز ہرگز نہ کھائیں۔

شیطان حسد سے جل بھن رہا تھا، شیطان نے ایک بھلے آدمی کا روپ دھارا اور حضرت آدمؑ اور حضرت حوا سے ملاقات کی اور انہیں بہکایا کہ اگر وہ اس پیڑ کا پھل کھائیں گے تو فرشتے بن جائیں گے اور انہیں موت کبھی نہیں آئے گی۔

جیسے ہی حضرت آدمؑ اور حضرت حوا نے پھل کھایا انہیں احساس ہوا کہ شیطان نے انہیں دھوکہ دیا ہے۔تب دونوں نے اللہ سے گڑگڑا کر معافی مانگی۔

اللہ نے انہیں معاف تو کر دیا لیکن جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا۔

سوالات:

(1) حضرت آدمؑ اور حضرت حوا کو اللہ نے کیا حکم دیا؟

(2) شیطان نے کیا کیا؟ کیا حضرت آدمؑ اور حضرت حوا شیطان کے دھوکے میں آ گئے؟

(3) اللہ نے حضرت آدمؑ اور حوا کو معاف کرنے کے بعد کیا کیا؟

خالی جگہیں بھرتی کرو:

(1) شیطان .... سے جل بھن رہا تھا۔ (غصے، حسد، خوشی)

(2) انہیں احساس ہوا کہ .... نے انہیں دھوکہ دیا ہے۔ (اللہ، جبرئیل، شیطان)

(3) اللہ نے انہیں .... تو کر دیا (معاف، دور، قریب)

حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام اللہ کے پیغمبر ہیں- آپ اپنی قوم سے کہتے تھے کہ اللہ ایک ہے لوگ اللہ پر ایمان لائیں اور اچھے مسلمانوں کی طرح زندگی بسر کریں اور یہ کلمہ پڑھیں،

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ترجمہ:نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے

حضرت نوح علیہ السلام کئی سال اپنی امت کو سیدھے راستے پر لانے کی کوشش کرتے رہے لیکن لوگ آپ کی باتیں سن کر ہنسی میں اڑا دیتے- جب بھی آپ انہیں سمجھانے کی کوشش کرتے وہ کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے آپ پر پتھر پھینکتے،کبھی کبھار اتنے پتھر پھینکتے کہ آپ پتھروں کے ڈھیر میں دب جاتے-حضرت جبرئیل،آپ کی مدد کرتے اور آپ کو پتھروں کے ڈھیر سے

باہر نکالتے - امت کے سلوک سے تنگ آ کر حضرت نوحؑ نے اللہ سے شکایت کی کہ! ان کی امت نہایت نافرمان ہے - تب اللہ نے حضرت نوحؑ کو ایک بڑی کشتی (پانی کا جہاز) بنانے کا حکم دیا - حضرت نوحؑ نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی -

جب آپؑ کشتی بنانے لگے تو لوگ آپؑ پر اور بھی زیادہ ہنسنے لگے، کیونکہ جس جگہ حضرت نوحؑ کشتی بنا رہے تھے وہ جگہ سمندر سے بہت دور تھی اور قریب میں کوئی ندی بھی نہیں تھی -

جب کشتی تیار ہوگئی تب اللہ نے حضرت نوحؑ کو حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھ تمام ایمانداروں اور تمام جانوروں اور پرندوں کے ایک ایک جوڑے کو ساتھ لے کر کشتی پر سوار ہو جائیں -

جب حضرت نوحؑ اللہ کے حکم کے مطابق کشتی پر سوار ہو گئے تو آسمان سے موسلا دھار بارش ہونے لگی اور زمین سے پانی ابلنے لگا تمام کافر ڈوب مرے - حضرت نوحؑ کے ایک بیٹے نے کشتی پر سوار ہونے سے انکار کر دیا اور ایک بلند ٹیلے پر چڑھ گیا یہ سوچ کر کہ پانی اتنی اونچائی تک نہیں پہونچ سکے گا اور وہ ڈوبنے سے بچ جائے گا لیکن وہ بھی ڈوب مرا حضرت نوحؑ کی کشتی بھی جھکولے لینے لگی حضرت نوحؑ نے اللہ تعالیٰ سے ان کی اور ان کے ساتھیوں کی سلامتی کے لئے دعا مانگی اور اپنے تمام ساتھیوں سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کے لئے کہا -

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کی دعا قبول کر لی - بارش تھم گئی اور پانی زمین میں جذب ہو گیا - حضرت نوحؑ کی کشتی کوہ جودی کے قریب ٹھہری -

سوالات:

(1) حضرت نوح علیہ السلام کون ہیں؟ آپ کی باتیں سن کر لوگ کیا کرتے تھے؟

(2) حضرت نوحؑ نے اللہ سے کیا شکایت کی؟ اللہ نے آپ کو کیا بنانے کے لئے کہا؟

(3) حضرت نوحؑ کشتی کہاں بنارہے تھے؟

(4) جب حضرت نوحؑ اپنے اصحاب کے ساتھ کشتی میں سوار ہو گئے تو کیا ہوا؟

(5) کیا حضرت نوحؑ کا بیٹا کشتی میں سوار ہوا؟ اس نے پانی سے بچنے کے لئے کیا کیا؟ کیا وہ زندہ رہا؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام

فرعون کو طیش آ گیا۔ جب اس کے نجومی نے بتلایا کہ ایک ایسا بچہ پیدا ہونے والا ہے جو فرعون کی جگہ مصر کا بادشاہ بنے گا۔ فرعون نے اپنے سپاہیوں کو اس کی سلطنت میں پیدا ہونے والے تمام لڑکوں کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ پریشان ہو گئیں۔عنقریب ان کی زچگی ہونے والی تھی۔ آپ نے اللہ سے دعا مانگی کہ ان کے بچے کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو آپ کی والدہ ایک کارپینٹر کے پاس گئیں اس سے ایک بڑا صندوق بنانے کے لئے کہا۔ کارپینٹر نے ایسا ایک صندوق بنایا کہ جس میں ہلکا سا بھی سوراخ نہیں تھا کہ جس سے پانی اندر جا سکے۔ آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس صندوق میں رکھا اور صندوق ندی میں چھوڑ دیا۔ آپ کا اللہ پر ایمان تھا کہ اللہ آپ کے بچے کی حفاظت فرمائے گا کیونکہ بچے کو اس صندوق میں رکھنے اور ندی میں بہانے کا حکم آپ کو اللہ نے دیا تھا۔

یہ صندوق بہتا ہوا فرعون کے محل کے قریب پہونچا۔فرعون کی بیوی حضرت آسیہ کی نظر اس صندوق پر پڑی تو آپ نے اپنے غلاموں سے صندوق منگوایا اور صندوق کھول کر دیکھا تو آپ کو اس کے اندر ایک نہایت خوبصورت بچہ دکھائی دیا۔ اتنا خوبصورت بچہ حضرت آسیہ کی نظر سے پہلے کبھی نہیں گذرا تھا۔حضرت آسیہ کے کوئی اولاد نہ تھی اور آپ نے فرعون سے اس بچے کو گود لینے کی اجازت مانگی۔فرعون مان گیا۔

لیکن یہ بچہ دودھ نہیں پی رہا تھا۔حضرت موسیٰ کی بہن یہ منظر دیکھ رہی تھیں۔ آپ نے حضرت آسیہ سے کہا کہ آپ ایک ایسی خاتون سے واقف ہیں جو بچوں سے بے حد محبت کرتی ہیں رحضرت آسیہ نے اس خاتون کو طلب کیا ارو جب حضرت موسیٰ

کی والدہ وہاں پہونچیں تو حضرت موسیٰ آپ کا دودھ پینے لگے-حضرت آسیہ نے بچے کی پرورش کی ذمہ داری حضرت موسیٰ کی والدہ ہی کو سونپ دی-

اللہ نے اس طرح حضرت موسیٰ کی حفاظت فرمائی-حضرت موسیٰ کی پرورش فرعون کے محل میں ہوئی- آپ کی والدہ ہی آپ کی دیکھ بھال کرتی رہی تھیں-

سوالات:

(1) فرعون کو طیش کیوں آیا؟

(2) اس نے سپاہیوں کو کیا حکم دیا؟

(3) حضرت موسیٰ کی والدہ نے کارپینٹر سے کیا بنانے کہا؟

(4) حضرت موسیٰ کی والدہ نے کیا دعا مانگی؟

(5) صندوق بہتا ہوا کہاں پہونچا؟

(6) فرعون کی بیوی نے کیا خواہش کی؟

(7) جب حضرت موسیٰ نے دودھ نہیں پیا تو حضرت آسیہ نے کیا کیا؟

(8) حضرت موسیٰ کی پرورش کہاں ہوئی؟

اللہ کے دوست۔حضرت ابراہیمؑ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب خلیل اللہ ہے۔"خلیل" کے معنی دوست کے ہیں،اور"خلیل اللہ" کے معنی"اللہ کا دوست" ہوتے ہیں۔

جب ملک الموت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روح قبض کرنے آئے اور آپؑ سے کہا کہ وقت آ گیا ہے کہ آپؑ ،اب اللہ کی طرف لوٹ جائیں۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ اللہ کے دوست ہیں،لہٰذا ایک دوست، دوسرے دوست کی جان لینا کیوں چاہے گا؟

ملک الموت نے یہ بات اللہ تک پہونچائی،اللہ نے کہلوا بھیجا۔
اے ابراہیم علیہ السلام! کیا کوئی دوست اپنے دوست کی دعوت رد کرتا ہے؟

سوالات:

(1) "خلیل اللہ" کون ہیں؟"خلیل اللہ" کے کیا معنی ہیں؟
(2) ملک الموت نے کیا کہا؟
(3) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت کو کیا جواب دیا؟
(4) اللہ نے ملک الموت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا کہنے کہا؟

۱۷/ربیع الاول

اس دن کوئی اہم بات ہونے والی تھی، شیطان کو بھی معلوم ہو گیا تھا، کیونکہ اس کو آسمانوں پر جانے سے روک دیا گیا تھا- وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ ۱۷/ربیع الاول کو کیا ہونے والا ہے؟

شیطان ایک ننھی چڑیا بن کر کعبۃ اللہ کے قریب پہونچا- اس نے دیکھا کہ وہاں فرشتے اللہ کی حمد وثنا اور عبادت میں مشغول ہیں-

حضرت جبرئیلؑ کی نظر جب اس پر پڑی تو آپ نے اس کو پہچان لیا اور شیطان کو وہاں سے چلے جانے کے لئے کہا-

شیطان نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا کہ آخر اس دن ایسا کیا ہوا ہے جو تمام فرشتے کعبۃ اللہ کے پاس جمع ہیں-

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ کے آخری پیغمبر اور تمام پیغمبر کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی ہے- شیطان روتا پیٹتا چلا گیا، روایت ہے کہ شیطان چالیس دن روتا رہا-

سوالات:

(1) کیا شیطان کو معلوم تھا کہ ۱۷/ربیع الاول کو کیا ہونے والا ہے؟

(2) شیطان کعبۃ اللہ کے قریب کیا بن کر پہونچا؟

(3) کعبۃ اللہ کے گرد فرشتے کیا کر رہے تھے؟

(4) شیطان نے حضرت جبرئیلؑ سے کیا پوچھا؟

(5) حضرت جبرئیلؑ نے کیا جواب دیا؟ شیطان نے کیا کیا؟

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت محمدؐ اللہ کے آخری پیغمبر ہیں-

حضرت محمدؐ کے والد کا نام عبداللہ ہے-

حضرت محمدؐ کی والدہ کا نام آمنہ ہے-

حضرت محمدؐ کے دادا کا نام عبدالمطلب ہے-

حضرت محمدؐ کے ایک چچا کا نام ابوطالب ہے-

حضرت محمدؐ کا ایک اور نام احمد ہے-

حضرت محمدؐ 17 ربیع الاول کو پیدا ہوئے- اس وقت حضرت محمدؐ کے والد زندہ نہیں تھے-

حضرت محمدؐ کی عمر 6 سال تھی جب آپ کی والدہ حضرت آمنہ کا انتقال ہوا-

حضرت محمدؐ کو پہلے آپؐ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے پالا- حضرت عبدالمطلب کے انتقال کے بعد

حضرت محمدؐ کو آپ کے چچا حضرت ابوطالب نے پالا-

سوالات:

۱) حضرت محمدؐ کے والدین کے نام بتایئے؟

۲) حضرت محمدؐ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

حضرت فاطمۃ الزھرا سلام اللہ علیہا

ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زھرا سلام اللہ علیھا ہیں۔

حضرت فاطمہ زؑھرا کو خاتون جنت، سیدۃ النساء العالمین، صدیقہ کبریٰ، بھی کہتے ہیں۔

حضرت فاطمہ زؑھرا کے شوہر پہلے امام حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

حضرت فاطمہ زؑھرا کے بڑے بیٹے حضرت امام حسنؑ ہیں۔

حضرت فاطمہ زؑھرا کے چھوٹے دوسرے بیٹے حضرت امام حسینؑ ہیں۔

حضرت فاطمہ زؑھرا کے تیسرے بیٹے حضرت محسن ہیں جو ماں کے شکم میں ہی شہید کردئے گئے۔

حضرت فاطمہ زؑھرا کی بیٹیاں حضرت زینبؑ اور حضرت ام کلثومؑ ہیں۔

حضرت فاطمہ زؑھرا 20 / جمادی الآخر کو مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئیں۔

حضرت فاطمہ زؑھرا کا عقد حضرت علیؑ سے یکم ذی الحجہ کو ہجرت کے دوسرے سال ہوا۔

حضرت فاطمہ زؑھرا کی شہادت ۳/ جمادی الآخر یا 13 / جمادی الاول ہوئی۔

حضرت فاطمہ زؑھرا کی تدفین جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہوئی۔

سوالات:

۱) حضرت فاطمہ زہرا کب اور کہاں پیدا ہوئیں؟

۲) حضرت فاطمہ زہرا کے شوہر کا نام بتایئے؟

۳) حضرت فاطمہ زہرا کی کتنے بیٹے اور بیٹیاں ہیں ان کے نام بتایئے؟

۴) حضرت فاطمہ زہرا کی شہادت کب ہوئی اور آپ کی تدفین کہاں ہوئی؟

امامت

امامت چوتھا اصول دین ہے۔

امام معصوم ہوتے ہیں۔ ہمارے بارہ امام ہیں۔

بارہ ائمه کے نام:

(1) پہلے امام	حضرت	**علی**	علیہ السلام
(2) دوسرے امام	حضرت	**حسن**	علیہ السلام
(3) تیسرے امام	حضرت	**حسین**	علیہ السلام
(4) چوتھے امام	حضرت	**زین العابدین**	علیہ السلام
(5) پانچویں امام	حضرت	**محمد باقر**	علیہ السلام
(6) چھٹے امام	حضرت	**جعفر صادق**	علیہ السلام
(7) ساتویں امام	حضرت	**موسیٰ کاظم**	علیہ السلام
(8) آٹھویں امام	حضرت	**علی رضا**	علیہ السلام
(9) نویں امام	حضرت	**محمد تقی**	علیہ السلام
(10) دسویں امام	حضرت	**علی نقی**	علیہ السلام
(11) گیارھویں امام	حضرت	**حسن عسکری**	علیہ السلام
(12) بارھویں امام	حضرت	**مھدی عجّ**	

سوالات:

(1) امام کے معنی کیا ہیں؟ ہمارے کتنے امام ہیں؟

پہلے امام

حضرت امام علی علیہ السلام

ہمارے پہلے امام حضرت امام علی علیہ السلام ہیں۔

حضرت **علی** علیہ السلام کے والد کا نام حضرت ابو طالب علیہ السلام ہے۔

حضرت **علی** علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت فاطمہ بنت اسد ہے۔

حضرت **علی** علیہ السلام کے دادا کا نام حضرت عبدالمطلب ہے۔

حضرت **علی** علیہ السلام اور پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چچازاد بھائی ہیں۔

حضرت **علی** علیہ السلام ۱۳/رجب ۳۰ عام الفیل کو بعثت سے دس سال پہلے پیدا ہوئے۔

حضرت **علی** علیہ السلام کعبۃ اللہ میں پیدا ہوئے۔

حضرت **علی** علیہ السلام کی شہادت 21 /رمضان المبارک کو مسجد کوفہ میں ہوئی۔

حضرت **علی** علیہ السلام کا روضہ مبارک نجف اشرف عراق میں ہے۔

سوالات:

۱) حضرت علی علیہ السلام کے والدین کے نام بتایئے؟

۲) حضرت علی علیہ السلام کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

۳) حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کب اور کہاں ہوئی؟

۴) حضرت علی علیہ السلام کا روضۂ مبارک کہاں ہے؟

دوسرے امام

حضرت امام حسن علیہ السلام

حضرت امام	**حسن**	علیہ السلام	کے والد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔
حضرت امام	**حسن**	علیہ السلام	کی والدہ حضرت فاطمہ زہرا بنت رسول اللہؐ ہیں۔
حضرت امام	**حسن**	علیہ السلام	۱۵/ رمضان المبارک کو پیدا ہوئے۔
حضرت امام	**حسن**	علیہ السلام	کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی۔
حضرت امام	**حسن**	علیہ السلام	کی شہادت 28 /صفر 50ھ کو ہوئی۔
حضرت امام	**حسن**	علیہ السلام	کا مدفن جنت البقیع مدینہ منورہ ہے۔

سوالات:

۱) حضرت امام حسن علیہ السلام کے والدین کے نام بتایئے؟

۲) حضرت امام حسن علیہ السلام کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

۳) حضرت امام حسن علیہ السلام کی شہادت کب ہوئی اور آپ مدفن ہیں؟

تیسرے امام

حضرت امام حسین علیہ السلام

ہمارے تیسرے امام حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں

حضرت امام **حسین** علیہ السلام کے والد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **حسین** علیہ السلام کی والدہ حضرت فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ ہیں۔

حضرت امام **حسین** علیہ السلام کے بڑے بھائی امام حسن علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **حسین** علیہ السلام کی چھوٹی بہنیں حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم ہیں۔

حضرت امام **حسین** علیہ السلام 3/ شعبان کو پیدا ہوئے۔

حضرت امام **حسین** علیہ السلام ۱۰/محرم یوم عاشورہ کو کربلا میں یزید کی فوج نے شہید کیا۔

حضرت امام **حسین** علیہ السلام کا روضہ مبارک کربلائے معلی عراق میں ہے۔

سوالات:

۱) حضرت امام حسین علیہ السلام کے والدین کے نام بتایئے؟

۲) حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت کہاں ہوئی؟

۳) حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کب اور کس طرح ہوئی؟

۴) حضرت امام حسین علیہ السلام کا روضۂ مبارک کہاں ہے؟

چوتھے امام

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

ہمارے چوتھے امام حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **زین العابدین** علیہ السلام کے والد امام حسین علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **زین العابدین** علیہ السلام کی والدہ حضرت شہر بانو ہیں۔

حضرت امام **زین العابدین** علیہ السلام 5/شعبان کو پیدا ہوئے۔

حضرت امام **زین العابدین** علیہ السلام کربلا میں بیمار تھے۔

حضرت امام **زین العابدین** علیہ السلام کو یزید نے قید خانے میں رکھا

حضرت امام **زین العابدین** علیہ السلام کی شہادت ۲۵ محرم ۹۰ ہجری کو ہوئی۔

سوالات:

۱) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے والدین کے نام بتائیے؟

۲) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ولادت اور شہادت کب ہوئی؟

پانچویں امام

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

ہمارے پانچویں امام حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **محمد باقر** علیہ السلام کے والد امام زین العابدین علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **محمد باقر** علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت فاطمہ ہے۔حضرت فاطمہ حضرت امام حسنؑ کی بیٹی ہیں۔

حضرت امام **محمد باقر** علیہ السلام پہلی رجب کو پیدا ہوئے۔

حضرت امام **محمد باقر** علیہ السلام مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

حضرت امام **محمد باقر** علیہ السلام کی شہادت ۷/ذی الحجہ کو ہوئی۔

حضرت امام **محمد باقر** علیہ السلام کا مدفن جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔

سوالات:

۱) محمد امام محمد باقر علیہ السلام کے والدین کے نام بتایئے؟

۲) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

۳) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی شہادت کب ہوئی؟

۴) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا روضہ مبارک کہاں ہے؟

یوم عاشورہ

محرم کی دس تاریخ کو یوم عاشورہ کہتے ہیں۔

اس دن پوری دنیا میں شیعہ امام حسینؑ کی یاد مناتے ہیں۔مجلس کرتے ہیں، ماتم کرتے ہیں، جلوس نکالتے ہیں، لوگوں کو پانی اور شربت پلاتے ہیں۔

یزید ایک بہت برا آدمی تھا۔

یزید دین اسلام کو بدل دینا چاہتا تھا۔

یزید شراب پیتا تھا۔

یزید چاہتا تھا کہ تمام مسلمان شراب پینے لگیں۔

یزید جوا کھیلتا تھا۔

یزید چاہتا تھا کہ تمام مسلمانوں جوا کھیلیں۔

امام حسینؑ سے یزید نے بیعت کرنے کے لئے کہا۔اور اس کے برے کاموں کو منظور کرنے کا مطالبہ کیا۔

امام حسینؑ نے انکار کردیا۔

امام حسینؑ نے فرمایا ''مجھ جیسا انسان یزید جیسے انسان کی بیعت نہیں کرسکتا''۔

امام حسینؑ کو قتل کرنے کے لئے یزید نے ایک بڑی فوج بھیجی۔

امام حسینؑ 2 محرم کو کربلا پہونچے۔

امام حسینؑ نے دریائے فرات کے قریب خیمے لگائے۔

امام حسینؑ کو یزید کی فوج نے کربلا میں گھیرلیا۔

امام حسینؑ کو یزید کی فوج نے دریائے فرات سے دور ہٹایا۔

امام حسینؑ پر یزید کی فوج نے ۷/محرم سے پانی بند کردیا۔

امام حسینؑ کو دس محرم تک کربلا میں تین دن بھوکا پیاسا رکھا گیا۔

امام حسینؑ کے خاندان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو

حضرت سکینہؑ کو

ششماہے حضرت علی اصغرؑ کو پانی نہیں دیا گیا۔

دس محرم یعنی روزہ عاشورہ کی صبح جنگ شروع ہوئی۔

امام حسینؑ کے ساتھیوں نے بہادری اور شجاعت کے ساتھ جنگ لڑی۔

امام حسینؑ کے ساتھیوں نے سینکڑوں دشمنوں کو ہلاک کیا۔

امام حسینؑ کے دوست حبیب ابن مظاہر اور دوسرے دوست شہید ہوئے۔

امام حسینؑ کے بھانجے حضرت عون اور حضرت محمد شہید ہوئے۔

امام حسینؑ کے بھتیجے حضرت قاسمؑ شہید ہوئے۔

امام حسینؑ کے بھائی حضرت عباسؑ شہید ہوئے۔

امام حسینؑ کے جوان بیٹے حضرت علی اکبرؑ شہید ہوئے۔

امام حسینؑ کے چھ مہینے کے بیٹے حضرت علی اصغرؑ ۔سب سے آخر میں شہید ہوئے۔

مشق:

۱) یوم عاشورہ کونسا واقعہ پیش آیا؟

۲) یزید امام حسین سے یا چاہتا تھا؟

۳) کربلا میں سب سے اخر میں کون شہید ہوا؟

نذر وفاتحہ

نبی اور امام کی خدمت میں کسی چیز کے پیش کرنے کا نام نذر ہے۔

نذر اگر نبی امام تک پہونچ سکتی ہے تو نذر کی چیز ان کی خدمت میں پیش کی جائے گی ورنہ غریبوں کو دے کر اس کا ثواب ان کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔

نذر زندہ امام نبی کی بھی ہوسکتی ہے۔

فاتحہ صرف مرنے والوں کو ثواب پہونچانے کا نام ہے۔

نذر اور فاتحہ یہ ہے کہ تین مرتبہ صلوات پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ سورۂ حمد اور تین مرتبہ "قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد" وغیرہ کی تلاوت کر کے پھر تین مرتبہ صلوات پڑھے اور خدا کی بارگاہ میں عرض کرے کہ میں نے ان سوروں کا ثواب چہاردہ معصومین کو نذر کیا، اور اگر کسی مردہ کی فاتحہ دینا ہے تو یہ کہے کہ محمدؐ وآلِ محمدؑ کے صدقہ میں اس کا ثواب فلاں شخص کی روح کو پہونچے۔

سوالات:

(1) نذر کس چیز کا نام ہے؟

(2) نذر کا طریقہ کیا ہے؟

(3) فاتحہ کا طریقہ کیا ہے اور فاتحہ کیوں دلاتے ہیں؟

قبلہ

اذان، اقامت اور نماز قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھنی چاہئے۔

قبلہ اس سمت ہے کہ جس سمت کعبۃ اللہ واقع ہے۔

قبلہ معلوم کرنے کے لئے:

(1) ہم کسی قابل اعتماد شخص سے دریافت کر سکتے ہیں۔

(2) قطب نما کی مدد لے سکتے ہیں۔

(3) مسجد کا محراب قبلہ کے رخ ہوتا ہے۔

(4) قبرستان میں قبروں کو دیکھ کر معلوم کر سکتے ہیں۔

(5) قبلہ مغرب (west) کی سمت ہوتا ہے۔

سوالات:

۱) قبلہ کس سمت ہے؟

۲) ہم قبلہ کس طرح معلوم کر سکتے ہیں؟

مسجد

مسجد میں ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں۔

مسجد جاتے ہی وضو کرتے ہیں۔

مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔

مسجد میں قرآن پڑھتے ہیں۔

مسجد کو پاک اور صاف رکھتے ہیں۔

پاک صاف کپڑے پہن کر مسجد جاتے ہیں۔

ہمارا قبلہ کعبۃ اللہ ہے۔

سوالات:

۱) مسجد میں ہم کیا کرتے ہیں؟

سجدہ گاہ

سجدہ صرف زمین پر یا زمین سے اگنے والی ایسی چیز پر ہونا چاہئے جو کھائی یا پہنی نہ جاتی ہو۔

مٹی، پتھر، لکڑی، پتہ، چٹائی، کاغذ وغیرہ پر سجدہ کرنا جائز ہے اور کھائے جانے والے پھلوں، پتوں، اور کپڑے پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔

سجدہ صرف پاک چیز پر ہونا چاہئے، نجس چیز پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔

خاک کربلا پر سجدہ کرنے میں زیادہ ثواب ہے اس لئے شیعہ حضرات کربلا کی مٹی کی سجدہ گاہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں اس میں ثواب بھی زیادہ ہے اور یہ یقین بھی ہے کہ یہ مٹی پاک ہے۔

سوالات:

(1) سجدہ کن چیزوں پر کیا جائے گا اس کی تعریف کیجئے؟

(2) جس جگہ پر سجدہ کیا جائے وہ کیسی جگہ ہونی چاہئے؟

(3) کربلا کی سجدہ گاہ پر سجدہ کیوں کیا جاتا ہے؟

(4) کپڑے کی بنی ہوئی جانماز پر سجدہ کرنا کیوں جائز نہیں ہے؟

دونوں سال کے لئے لازمی اسباق

نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱	اللہ کی کتابیں	۴۴
۲	قرآن مجید	۴۵
۳	قرآن ہمیں کیا سکھاتا ہے	۴۶
۴	سورۃ الفاتحہ	۴۷
۵	سورۃ الاخلاص	۴۸
۶	سورۃ القدر	۴۹
۷	سورۂ کافرون	۵۰
۸	سورۃ الفلق	۵۱
۹	سورۃ الناس	۵۲
۱۰	وضو	۵۳
۱۱	غسل	۵۶
۱۲	تیمّم	۵۷
۱۳	اذان	۶۰
۱۴	اقامت	۶۲
۱۵	نماز کا طریقہ	۶۴

اللہ کی کتابیں

قرآن مجید	اللہ کی کتاب ہے۔
قرآن مجید	اللہ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا۔
توریت	بھی اللہ کی کتاب ہے۔
توریت	حضرت داؤد علیہ السلام کو دی گئی تھی۔
زبور	بھی اللہ کی کتاب ہے۔
زبور	حضرت موسیٰ کو دی گئی تھی۔
انجیل	بھی اللہ کی کتاب ہے۔
انجیل	حضرت عیسیٰ کو دی گئی تھی۔

روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے۔

قرآن مجید ہی سے سیکھنا چاہئے۔

قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے۔

سوالات:

۱) اللہ کی کتنی کتابیں ہیں نام بتایئے؟

قرآن مجید

قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے۔

قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے۔

قرآن مجید اللہ نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی۔

قرآن مجید میں اللہ اپنے بندوں سے بات کرتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ نے بندوں کو ہدایت دی ہے۔

قرآن مجید قیامت تک رہے گا۔

قرآن مجید کی حفاظت اللہ کرتا ہے۔

قرآن مجید کا ایک لفظ بھی کوئی نہیں بدل سکتا۔

قرآن مجید عربی زبان میں ہے۔

قرآن مجید تمام لوگوں کو پڑھنا چاہئے۔

قرآن ہمیں کیا سکھاتا ہے

قرآن ہمیں بہت سی باتیں سکھاتا ہے۔

قرآن ہمیں اچھے کام کرنے کو کہتا ہے۔

قرآن ہمیں کہتا ہے جو لوگ اچھے کام کریں گے وہ جنت میں جائیں گے۔

قرآن ہمیں برے کاموں سے روکتا ہے۔

قرآن ہمیں کہتا ہے جو لوگ برے کام کریں گے وہ دوزخ میں جائیں گے۔

قرآن ہمیں صرف اللہ کی عبادت کرنے کو کہتا ہے۔

قرآن ہمیں اللہ سے محبت کرنے کو کہتا ہے۔

قرآن ہمیں ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے کو کہتا ہے۔

قرآن ہمیں اہل بیت اطہار سے محبت کرنے کو کہتا ہے۔

قرآن ہمیں حضرت محمدؐ اور اہل بیت اطہار کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کو کہتا ہے۔

سوالات:

۱) قرآن ہم کو کیا سکھاتا ہے بتایئے؟

سورة الفاتحه

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ط اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ط

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ لا صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ط

ترجمه

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

سب تعریف خدا ہی کے لئے سزاوار ہے اور سارے جہان کا پالنے والا بڑا مہربان رحم والا روز جزا کا مالک ہے،

خدایا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، تو ہم کو سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ،

ان کی راہ جنہیں تو نے (اپنی) نعمت عطا کی ہے ان کی راہ نہیں جن پر تیرا غضب نازل کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔

مختصر تفسیر

اس سورہ میں خداوند عالم نے چند امور کی تعلیم فرمائی (۱) تمام اقسام حمد وشکر کا اسی کو مستحق سمجھنا کیونکہ کل نعمتیں بیواسطہ یا بالواسطہ اسی کی بارگاہ سے عطا ہوتی ہیں (۲) دنیا اور آخرت میں اسی کو سچا مالک اور صاحب اختیار جاننا (۳) تواضع اور فروتنی جو اعلیٰ فرد علم واخلاق کی ہے اختیار کرنا (۴) ریا وسمعہ سے جو بہت ذلیل امر ہے بچنا (۵) ہر کام میں اسی سے مدد چاہنا اور اسی پر توکل رکھنا (۶) اچھے کو اچھا اور برے کو برا سمجھنا جس سے حسن وقبح کا عقلی ہونا ثابت ہوتا ہے (۷) اچھے لوگوں کی دوستی وپیروی کرنا اور بروں سے پرہیز وبیزاری کا اظہار کرنا وغیرہ۔

سورة الاخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ج اَللّٰهُ الصَّمَدُ ج لَمْ يَلِدْ لا

وَلَمْ يُوْلَدْ لا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○

ترجمه

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

(اے رسولؐ) تم کہہ دو وہ خدا ایک ہے خدا برحق بے نیاز ہے

نہ اس نے کسی کو جنا نہ اس کو کسی نے جنا، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

مختصر تفسير

اس سورہ میں صرف خدا کی توحید کا ذکر ہے اور وہ بھی اس خوبصورتی سے کہ مختصر الفاظ اور بہت جامع حتی کہ مخالفین اسلام نصرانی وغیرہ کو بھی اس کا ذکر کرنا پڑا کہ ایسی عمدہ توحید کسی آسمانی کتاب میں بھی نہیں ہے۔

سورۃ القدر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۚ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ؕ

لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ؕ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ

وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۛ ۙ

سَلٰمٌ ۛ هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ

ترجمہ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا اور تم کو کیا معلوم شب قدر کیا ہے، شب قدر (مرتبہ اور عملمیں) ہزاروں مہینوں سے بہتر ہے، اس (رات) میں فرشتے اور جبرئیل (سال بھر کی) ہر بات کا حکم لے کر اپنے پروردگار کے حکم سے نازل ہوتے ہیں، یہ رات صبح کے طلوع ہونے تک (از سر تا پا) سلامتی ہے۔

مختصر تفسیر

خدا نے اس سورہ میں قرآن کے نزول کا وقت شب قدر کی فضیلت فرشتوں کا شب قدر میں نازل ہونا وغیرہ بیان کیا ہے۔

سورۂ کافرون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

قُلۡ یٰۤاَیُّھَا الۡکٰفِرُوۡنَ لا لَاۤ اَعۡبُدُ مَاتَعۡبُدُوۡنَ لا

وَلَا اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤاَعۡبُدُ ج وَلَا اَنَا عَابِدٌ مَّاعَبَدۡتُّمۡ لا

وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤاَعۡبُدُ ج لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ۔

ترجمہ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

اے رسول، تم کہہ دو اے کافرو! تم جن چیزوں کو پوجتے ہو، میں ان کو نہیں پوجتا- اور جس (خدا)، کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے- اور جنہیں تم پوجتے ہو میں ان کا پوجنے والا نہیں- اور جس کی میں عبادت کرتا ہوں تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں- تمہارے لئے تمہارا دین، میرے لئے میرا دین-

سورة فلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ○ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○

ترجمه

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میں صبح کے مالک کی ہر چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں کی برائی سے (جب پھونکے) اور حسد کرنے والے کی برائی سے۔

مختصر تفسیر

''فلق'' کے معنی پاک کرنے، رات کی تاریکی دور کرنے کے ہیں۔ یہاں اس کے معنی جادو، سحر وغیرہ کے ہر طرح کے اثر کو تباہ کرنے کے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں کہ ''ہم اس کی پناہ مانگ رہے ہیں کہ جو رات کی تاریکی کے بعد صبح کا اجالا لاتا ہے۔ (یعنی اللہ) ہم ان طاقتوں سے جن کی فطرت سے ہم واقف نہیں مثلاً جادو، ٹونا وغیرہ سے پناہ مانگتے ہیں۔

اور ہم حاسدوں سے بھی پناہ مانگتے ہیں۔ کہ جن کی مثال ''جوں'' جیسی ہے، جو سر کی کھال سے غذا پاتی ہے، حاسد کی فتح کبھی نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ ہم حسد اور حاسد دونوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ اس سورہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ مصیبت کے وقت خواہ جسمانی ہو یا روحانی ہمیں صرف اور صرف اللہ ہی سے پناہ مانگنی چاہئے۔

سورة الناس

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ○ مَلِكِ النَّاسِ○ اِلٰهِ النَّاسِ○
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ○ اَلَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ
صُدُوْرِ النَّاسِ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ○

ترجمہ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

(اے رسولؐ) تم کہہ دو لوگوں کے پروردگار، لوگوں کے بادشاہ، لوگوں کے معبود کی (شیطانی) وسوسہ کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو (خدا کے نام سے) پیچھے ہٹ جاتا ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا کرتا ہے، جنات میں سے ہو خواہ آدمیوں میں سے۔

مختصر تفسیر

یہ سورہ قرآن مجید کا آخری سورہ ہے۔ قرآن کے سب سے پہلے سورہ سورہ فاتحہ میں اللہ کا حکم ہے کہ کامیابی کا واحد راستہ اللہ کی حمد و ثنا اور دعا ہے۔ اس آخری سورہ میں اللہ سے پناہ مانگی گئی ہے۔ یہ سورہ سورہ فلق سے مربوط ہے۔ ہم بندے اللہ تعالیٰ سے ان شیطانی وسوسوں سے پناہ مانگ رہے ہیں کہ جو وسوسے ہمیں گناہ کی ترغیب دلاتے ہیں۔ یہ وسوسے حرص، ہوس، غرور، تکبر، بخل، آرام و آسائش، لگاؤ اور ایسے ہی کئی دوسرے دنیاوی امور سے متعلق ہوتے ہیں جنات دکھائی نہیں دیتے لیکن جنات ان کے حدود کے دائرے میں ہوتے ہیں۔ اسی لئے ہم بندے ان طاقتوں سے بھی جن کی فطرت سے ہم واقف نہیں پناہ مانگتے ہیں۔

وضو

- نماز پڑھنے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے۔
- مسجد یا امام باڑے کو جانے سے پہلے، کھانے سے پہلے، سونے سے پہلے بھی وضو کرنا بہتر ہے۔
- غصہ آنے پر وضو کرنے سے غصہ کم ہو جاتا ہے۔

وضو کا طریقہ:

- وضو کرنے سے پہلے گھڑی، انگوٹھی اور عینک اتار لینا چاہئے۔ وضو کرنے سے پہلے پاک صاف پانی پیدا کرنے کے لئے اللہ کا شکر ادا کریں اور کہیں، الحمدللہ وضو شروع کرتے وقت وضو کی نیت کریں کہ، وضو کرتا ہوں میں ،قربة الى اللہ (اللہ کی اطاعت کے لئے اور اللہ سے قریب ہونے کے لئے)

(1) دو مرتبہ اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھوئیں۔

(2) تین مرتبہ کلی کریں۔

found.

(3)

تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالیں۔

(4) داہنے ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر چہرے کی لمبائی میں پیشانی پر سے جہاں سے بال اگتے ہیں،ٹھڈی کے کنارے تک اور چوڑان میں انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کے درمیان کا حصہ دھونا چاہئے،چہرہ دھوتے وقت ہاتھ ہمیشہ پیشانی سے نیچے کی طرف جائے اور پانی پورے چہرے پر پھیلے۔

(5) بائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لیں اور داہنے بازو کی کہنی سے انگلیوں کی پوروں تک دھوئیں، پھر داہنے ہاتھ کے چلو میں پانی لیں اور بائیں بازو کی کہنی سے انگلیوں کی پوروں تک دھوئیں، ضروری ہے کہ پانی کہنی سے انگلیوں کے پوروں تک ہر حصے پر پھیلے۔

(6) داہنے ہاتھ کی تین انگلیوں سے سر کا مسح کریں، یعنی تالو سے سر کے اگلے حصے تک انگلیاں پھیریں، انگلیاں پیشانی کو نہ لگیں۔

(7) داہنے ہاتھ سے داہنے پاؤں کا مسح انگلیوں کی پوروں سے اوپر تک کریں اسی طرح بائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں کا مسح کریں۔

سوالات:

۱) وضو کیا ہے؟

۲) وضو کرنے کا طریقہ بتائیے؟

غسل

غسل دوطرح کے ہوتے ہیں،ایک واجب اور دوسرے سنت-

1- واجب غسل: مثلاً مردے کونہلانا واجب ہے-اسی طرح غسل مس میّت سے پہلے مردے کوچھو لینے سے غسل مس میّت واجب ہوجاتا ہے-

2- سنت غسل: مثلاً جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے-اسی طرح زیارت کے موقع پربھی غسل کرنا سنت ہے-

غسل کرنے کے دوطریقے ہیں، **ترتیبی وار تماسی**

(1) غسل ترتیبی: اس غسل میں نیت کرنا ضروری ہے کہ "میں غسل کرتا ہوں، قُرْبَةً اِلَی اللهِ نہانے سے پہلے بدن اچھی طرح پاک صاف کرنا چاہئے-جب یقین ہوکہ بدن پاک ہوگیا ہے توسر سے گردن تک پانی ڈالیں، پھرجسم کے داہنی جانب اور پھر بائیں جانب ڈالیں اور دیکھیں کہ پانی جسم کے تمام حصوں کوپہونچا یانہیں-

(2) غسل ارتماسی: یہ غسل حوض، دریا-تالاب وغیرہ میں ہوتا ہے-ارتماسی غسل میں جب غسل کرنا ہوتو صرف غسل کی نیت کریں اور غسل کی نیت کرکے پورابدن پانی میں ڈبودیں-کوئی سرابھی پانی سے باہر نہ رہے اور پانی تمام بدن تک پہونچ جائے-

سوالات:

(1) غسل واجب کیا ہے؟
(2) سنت غسل کیا ہے؟
(3) غسل ترتیبی کیسے کرتے ہیں؟
(4) غسل ارتماسی کیسے کرتے ہیں؟

تیمّم

اگر پانی نہ مل سکتا ہو یا اس سے نقصان کا خطرہ ہو یا اس کا خریدنا حیثیت سے باہر ہو یا اس کے حاصل کرنے میں اہم مال چوری ہو جانے کا اندیشہ ہو یا نماز کے وقت میں غسل و وضو کی گنجائش نہ ہو یا پانی بس اتنا ہو کہ وضو کرنے کے بعد پیاس سے مرنے یا شدید تکلیف پہونچنے کا خطرہ ہو تو تیمّم کرنا چاہئے۔ تیمّم مٹی یا پتھر پر کرے اگر وہ نہ ہو تو گرد و غبار پر تیمّم کرے۔

تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کرکے زمین پر دونوں ہاتھ مارے اور انہیں ہاتھوں سے پوری پیشانی کا مسح اوپر سے نیچے کی طرف کرے- اس کے بعد بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے ہاتھ کی پشت کا اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کی پشت کا مسح کرے پھر احتیاطا دوبارہ ہاتھ مارے اور صرف دونوں ہاتھوں کا مسح کرے تیمم چاہئے وضو کے بدلے ہو یا غسل کے عوض دونوں صورتوں میں تیمم کرنے کا طریقہ یہی ہوگا تیمم کو ہمیشہ آخری وقت میں کرنا چاہئے لیکن اگر کسی کو یقین ہو جائے کہ میرا عذر یا مرض آخر وقت تک باقی رہے گا تو اول وقت بھی تیمم کر سکتا ہے- پھر اگر اس کے بعد وقت کے اندر عذر ختم ہو جائے تو دوبارہ وضو

کر کے نماز ادا کرنا چاہئے۔

تیمّم غسل کا مکمل بدل ہوتا ہے لہٰذا اس سے نماز بھی پڑھی جا سکتی ہے اور مسجد میں بھی داخل ہو سکتے ہیں یہ سوچنا کہ اس میں غسل کا لطف نہیں ہے یا اس سے دل نہیں بھرتا اسلام کے خلاف ہے۔حکم خدا کی کسی انداز سے بھی توہین ومخالفت نہیں کی جا سکتی جب تک عذر اور مجبوری رہے حکم کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔جب تک وضو باطل کرنے والا کوئی امر پیش نہ آئے گا تیمّم باقی رہے گا۔

سوالات:

(1) تیمّم کب کرنا چاہئے؟ تیمّم کن چیزوں پر صحیح ہوگا؟ تیمّم کرنے کی وجہ کیا کیا ہے؟

اذان

اذان،نماز پڑھنے کے لئے دعوت ہے-اذان اونچی آواز میں دی جاتی ہے-نماز کا آغاز اذان اور اقامت سے ہوتا ہے- وضو کرنے کے بعد قبلہ کی طرف منہ کرکے اذان اونچی آواز میں کہنی چاہئے-

اذان کا طریقہ یہ ہے:

قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہونے کے بعد دونوں ہاتھ کانوں کے پاس لے جائیں،انگوٹھے کانوں کے نیچے ہوں اور ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہو،اس کے بعد کہو،

اَللّٰہُ اَکْبَر — چار مرتبہ

اللہ بہت بڑا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ — دو مرتبہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

(ہاتھ چھوڑ دو اور کہو)

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہ — دو مرتبہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیّاً وَلِیُّ اللّٰہِ وَوَصِیِّ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتَہُ بِلَا فَصْلٍ

میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ کے ولی ہیں اور رسولؐ کے وصی اور خلیفہ اول ہیں — دو مرتبہ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ دومرتبہ

نماز پڑھنے کے لئے آؤ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاح دومرتبہ

نجات پانے کے لئے آؤ

حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَل دومرتبہ

عمل خیر کی طرف آؤ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ دومرتبہ

اللہ بہت بڑا ہے (ہتھیلیاں قبلہ رخ کرتے ہوئے)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دومرتبہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اگر اذان کوئی اور دے رہا ہو تو خاموشی سے سنیں اور موذن کے ساتھ آہستہ آہستہ دھرائیں، جب حضرت محمدؐ اور حضرت علیؑ کے نام آئیں صلوات پڑھیں۔

سوالات:

(1) اذان کے معنی لکھیے؟

اقامت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ — دو مرتبہ

اللہ بہت بڑا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ — دو مرتبہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

(ہاتھ چھوڑ دو اور کہو)

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہ — دو مرتبہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ وَوَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ

میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ کے ولی ہیں اور رسول اللہؐ کے وصی اور پہلے خلیفہ ہیں — دو مرتبہ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوہ — دو مرتبہ

نماز پڑھنے کے لئے آؤ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاح — دومرتبہ

نجات پانے کے لئے آ ؤ

حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ — دومرتبہ

عمل خیر کی طرف آ ؤ

قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃ — دومرتبہ

تحقیق نماز (کی جماعت) کھڑی ہوگئی

اَللّٰہُ اَکْبَر — دومرتبہ

اللہ بہت بڑا ہے

(ہتھیلیاں قبلہ رخ کرتے ہوئے)

لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ — ایک مرتبہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اس کے بعد (ہتھیلیاں قبلہ رخ کرتے ہوئے) نماز کی نیت کریں۔

سوالات:

(1) اقامت کسے کہتے ہیں؟اور اقامت کے معنی لکھئے؟

نماز کا طریقہ

اذان اور اقامت کے بعد نیت کریں،

نیت :اگر نماز مغرب پڑھ رہے ہوں تو نیت کے لئے ہاتھ کانوں تک لے جائیں ہتھیلیوں کو قبلہ رخ کر کے کہیں:

تین رکعت نماز مغرب پڑھتا ہوں واجب قربۃ الی اللہ، اور اللہ اکبر کہیں۔

قیام

تکبیرہ الحرام

اس کے بعد قیام میں کریں اور نظریں سجدہ گاہ پر جما کر پہلے سورۃ فاتحہ پڑھیں اور پھر کوئی بھی دوسرا سورہ پڑھیں اس کے بعد اللہ اکبر کہیں۔

اور رکوع میں جائیں، رکوع میں تین مرتبہ پڑھیں۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہ

پاک ہے میرا پروردگار جو عظیم اور لائق تعریف ہے

رکوع سے قیام میں جائیں اور کہیں:

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ

اللہ نے اس بندے کی (بات) سن لی جس نے اس کی تعریف کی

اس کے بعد سجدے میں جائیں۔ اور تین مرتبہ کہیں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہ

پاک ہے میرے پروردگار جو عالیشان اور لائق تعریف ہے

پہلے سجدے سے اٹھ کر بیٹھیں اور نظریں گودی کی طرف جماتے ہوئے پڑھیں،

رکوع

اَللّٰہُ اَکْبَر، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

اَللّٰہُ اَکْبَر

اللہ بہت بڑا ہے/میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں/اللہ بہت بڑا ہے

دوسرے سجدے میں جائیں اور تین مرتبہ پڑھیں،

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلیٰ وَبِحَمْدِہ

پاک ہے میرا پروردگار بڑا عالیشان اور وہ لائق تعریف ہے

دوسرے سجدے سے اٹھ کر بیٹھیں،

اور اللہ اکبر کہیں:

اور اٹھ کر قیام میں جاتے ہوئے پڑھیں۔

بِحَوْلِ اللہِ وَقُوَّتِہِ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ

اللہ کی طاقت اور قوت ہی سے میں کھڑا ہوتا اور بیٹھتا ہوں

دوسری رکعت:

قیام میں جا کر سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھیں، اور قنوت کے لئے ہاتھ اٹھا کر یہ دعاء پڑھیں،

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ
فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

اے میرے پالنے والے مجھے دنیا میں نعمت دے اور آخرت میں
ثواب دے اور دوزخ کی آگ سے بچا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

الٰہی (ہمارے سردار) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر رحمت بھیج

قنوت کے بعد ہاتھ چھوڑیں اور رکوع میں جائیں اور پہلی رکعت
کی مانند دونوں سجدے بجالائیں۔

قنوت کے لئے ہاتھ اٹھائے ہوئے

دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھیں اور تشہد پڑھیں،

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں محمد رسول اللہ صلعم اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

الٰہی (ہمارے سردار) محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت بھیج

تشہد کے بعد تیسری رکعت کے لئے قیام میں جانے کے لئے،

بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہیں

اللہ کی طاقت اور قوت ہی سے میں کھڑا ہوتا اور بیٹھتا ہوں

تیسری رکعت کے قیام میں تسبیحات اربعہ تین مرتبہ پڑھیں،

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

پاک ہے اللہ اور تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ نہایت بڑا ہے اس کے بعد رکوع میں جائیں۔

رکوع کے بعد دونوں سجدے کریں۔

اس کے بعد بیٹھیں اور تشہد اور سلام پڑھیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں،

اور میں گواہی دیتا ہوں محمد رسول اللہ صلعم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

الٰہی (ہمارے سردار) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر رحمت بھیج اور پھر سلام پڑھیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ

سلام ہو تم پر اے نبیؐ اور اللہ کی رحمت و برکت ہو

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ

سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ

سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت

امامیہ دینیات کورس

اطفال-دوسرے سال کا نصاب

نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱	اللہ ہر جگہ ہے	۷۲
۲	مچھلی	۷۳
۳	حضرت یونس علیہ السلام	۷۴
۴	حضرت موسیٰ اور فرعون	۷۶
۵	قربانی	۷۸
۶	کعبۃ اللہ کی تعمیر	۸۰
۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۸۲
۸	عام الفیل	۸۴
۹	الامین	۸۶
۱۰	ایمان کی مثال	۸۸
۱۱	حضرت فاطمہؑ کی سخاوت	۹۸
۱۲	چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام	۹۱
۱۳	ساتویں امام حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	۹۲
۱۴	آٹھویں امام حضرت امام علی رضا علیہ السلام	۹۳
۱۵	نویں امام حضرت امام محمد تقی علیہ السلام	۹۴

۱۶	دسویں امام حضرت امام علی نقی علیہ السلام	۹۵
۱۷	گیارھویں امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام	۹۶
۱۸	بارھویں امام حضرت امام مہدی علیہ السلام عجل اللہ فرجہ	۹۷
۱۹	حضرت عباس علیہ السلام	۹۸
۲۰	طہارت	۱۰۰
۲۱	چھوٹے بڑے گناہ	۱۰۱
۲۲	استاد کا مرتبہ	۱۰۲
۲۳	لالچ کا انجام	۱۰۳
۲۴	قارون	۱۰۵
۲۵	دوستی	۱۰۶
۲۶	اللہ کے مخلوقات	۱۰۸

اللہ ہر جگہ ہے

found.

کسی مدرسہ میں چھوٹے بچوں کو اللہ کے متعلق بتلایا جارہا تھا- ان کی معلّمہ ام زینب نے تمام بچوں میں سیب تقسیم کئے اور بچوں سے کہا کہ وہ ایسی جگہ چھپ کر سیب کھائیں جہاں انہیں کوئی نہ دیکھ سکے-

تمام بچے ادھر ادھر ہو گئے، بعض بچے الماریوں میں چھپ کر سیب کھانے لگے تو بعض بچے میزوں کے نیچے جا چھپے- جماعت بالکل خالی ہو گئی صرف ایک بچہ عمار اپنی جگہ پر بیٹھا رہا- عمار خاموش اپنے سیب کو گھور رہا تھا-

ام زینب نے عمار سے پوچھا "کیا تم سیب نہیں کھاؤ گے؟"

"مجھے ایسی کوئی جگہ دکھائی نہیں دیتی کہ جہاں اللہ نہ ہو" عمار نے جواب دیا،

عمار کا یہ جواب بالکل درست ہے، اللہ ہر جگہ موجود ہے- ام زینب نے تمام بچوں کو جمع کیا اور انہیں سمجھایا کہ ایسی کوئی جگہ نہیں کہ جہاں اللہ نہ ہو-

سوالات:

(1) معلّمہ نے بچوں میں سیب تقسیم کرنے کے بعد ان سے کیا کہا؟

(2) عمار اپنی جگہ کیوں بیٹھا رہا؟ معلّمہ کے پوچھنے پر اس نے کیا جواب دیا؟

(3) کیا عمار کا جواب غلط تھا؟ معلّمہ ام زینب نے تمام بچوں کو جمع کر کے کیا کہا؟

مچھلی

کیا آپ نے مچھلی دیکھی ہے؟

کیا آپ مچھلی کو پسند کرتے ہیں؟

مچھلیاں کہاں رہتی ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ مچھلی پانی میں کیسے تیرتی ہے؟

اگر مچھلی کے پر نہ ہوتے تو کیا وہ تیر سکتی تھی؟

کیا مچھلیوں نے اپنے پر خود بنائے ہیں؟

نہیں! مچھلیوں نے اپنے پر خود نہیں بنائے اور نہ ہی کسی اور مخلوق نے مچھلیوں کو پر دیئے ہیں

اللہ تعالیٰ جو رحیم و کریم ہے مچھلیوں کو پر دیئے ہیں کیونکہ اللہ جانتا ہے کہ ان خوبصورت جانوروں کے لئے پر ضروری ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے مچھلیوں کو پروں کے ساتھ پیدا کیا تا کہ مچھلیاں پانی میں تیر سکیں۔

نوٹ :اس سبق میں اللہ کی عنایات بتلائی گئی ہیں اور مچھلی کی مثال پیش کی گئی ہے آپ اس طرح کی کئی دوسری مثالوں سے بچوں کو اللہ کی عنایات کے بارے میں بتلائیں اور اللہ کا شکر ادا کرنے کی عادت ڈالیں۔

سوالات:

(1) مچھلیوں کو پانی میں تیرنے کے لئے کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے؟

(2) کیا کوئی مچھلی اپنے پروں کے بغیر تیر سکتی ہے؟

(3) کیا مچھلی نے اپنے پر خود بنائے ہیں؟

(4) مچھلیوں کو ان کے پر کس نے دیئے؟ مچھلیاں پروں سے کیا کرتی ہیں؟

حضرت یونس علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے شہر نینوا کے لوگوں کی ہدات ور ہنمائی کے لئے حضرت یونس علیہ السلام کو منتخب کیا۔حضرت یونسؑ نینوا کے لوگوں کو "وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ" پر ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے کیلئے کہتے لیکن نینوا کے لوگ بڑے ہی ضدی اور ہٹ دھرم تھے۔
جب حضرت یونسؑ ان سے اللہ پر ایمان لانے اور نیک کام کرنے کے لئے کہتے تو وہ ہنستے اور حضرت یونسؑ کا مذاق اڑایا کرتے۔

حضرتؑ یونس اپنی امت سے عاجز آ گئے اور ایک دن آپؑ نے ترک وطن کا فیصلہ کیا اور سمندر کے ساحل پر گئے وہاں آپؑ ایک کشتی پر سوار ہوئے۔

چند دن بعد سمندر میں طوفان آیا، حضرت یونسؑ کی کشتی جھکولے لینے لگی، کشتی کے دوسرے مسافروں نے جب دیکھا کہ ان کی کشتی پر وزن زیادہ ہو گیا ہے اور وہ ڈوبنے والی ہے تو انہوں نے وزن کم کرنے کے لئے ایک شخص کو سمندر میں پھینکنے کا فیصلہ کیا۔
کشتی کے مسافروں نے قرعہ اندازی کے ذریعے اس شخص کو منتخب کرنے کا فیصلہ کیا قرعہ حضرت یونسؑ کے نام نکلا اور لوگوں

نے آپ کو سمندر میں پھینک دیا۔

اللہ نے حضرت یونسؑ کو بچانے کے لئے ایک بہت بڑی مچھلی بھیجی، جس نے آپ کو نگل لیا۔ آپ مچھلی کے پیٹ میں رہنے لگے۔تب آپ کو احساس ہوا کہ نینوا کے لوگوں کو چھوڑ کر کہیں اور جانا مناسب نہیں تھا۔

آپ نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور یہ دعا پڑھی،

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْن

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور یقیناً میں خطاوار ہوں

(سورۃ الانبیاء ۲۱:۸۷)

اللہ نے حضرت یونسؑ کی توبہ قبول کر لی اور آپ کو معاف کر دیا اللہ کے حکم سے مچھلی نے حضرت یونسؑ کو سمندر کے کنارے اُگل دیا، چند دن آرام کرنے کے بعد آپ اپنے شہر نینوا واپس ہوئے اور لوگوں میں تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔

سوالات:

(1) حضرت یونس کس شہر کے لوگوں کی رہنمائی کے لئے بھیجے گئے؟ آپ لوگوں سے کیا کہتے؟

(2) حضرت یونسؑ نے امت سے عاجز آ کر کیا کیا؟

(3) کشتی جھکولے لینے لگی تو لوگوں نے کیا کیا؟

(4) سمندر میں پھینکے جانے کے بعد کیا حضرت یونسؑ ڈوب گئے؟

(5) آپ نے اللہ سے معافی کہاں مانگی؟ کونسی دعا پڑھی؟

حضرت موسیٰؑ اور فرعون

اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر منتخب کیا اور آپ کو اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ گمراہ فرعون کے پاس جانے اور اس کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے اور سیدھے راستے پر لانے کا حکم دیا۔

اللہ نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ وہ فرعون سے نرمی کے ساتھ بات کریں اور اسے ایک اللہ کی عبادت کے لئے دعوت دیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ فرعون کے محل پہونچے۔قدرے انتظار کے بعد آپ دونوں فرعون سے ملاقات کے لئے محل کے اندر لیجائے گئے۔جیسا کہ اللہ نے ہدایت دی تھی ،حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے فرعون سے نرمی سے بات شروع کی اور اس سے کہا،

''اے فرعون!ہم تجھ تک رب العالمین خالق کائنات کا پیغام لائے ہیں،ہم تمام لوگوں کو ظلم اور ناانصافی سے نجات دلانا اور علم اور آزادی کی روشنی کی جانب ان کی رہنمائی کرنا چاہتے ہیں۔''ہم چاہتے ہیں کہ تو لوگوں پر ظلم وزبردستی ترک کردے ہم اللہ وَحْدَہُ لَاشَرِیْکَ لَہٗ کے پیغمبر ہیں اور ہم لوگوں کو اللہ وحدہ لاشریک لہ پر ایمان لانے اور اس کی اطاعت وتابعداری کرنے کی ہدایت دیں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہ کلمات سن کر فرعون کو طیش آ گیا اور اس نے پوچھا ''وہ کونسا خدا ہے جس نے تمہیں یہ پیغام دیا ہے''۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا ''میرا اللہ وَحْدَہُ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ہے جو اس دنیا اور اس کی تمام مخلوقات کا خالق ہے،وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے۔''

فرعون سمجھ رہا تھا کہ حضرت موسیٰ کیا کہہ رہے ہیں لیکن ناسمجھی ظاہر کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

''لیکن کیا میرے علاوہ بھی کوئی اور معبود ہے؟ کیا تمہاری زندگی اور موت میرے ہاتھ میں نہیں ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ پورا مصر میرے حکم کا تابع ہے؟اور یہ تمام نہریں،چشمے،باغات اور کھیت میری ملکیت ہیں؟''

''اے موسیٰ!اگر تم نے میرے علاوہ کسی اور معبود کی پرستش کی،میرے علاوہ کسی اور کی اطاعت وتابعداری کی تو میں تمہیں

قید کر دوگا''۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہایت نرم لہجے میں کہا،

''میرا اللہ اور میرا خالق، پوری کائنات کا اللہ اور خالق ہے، آسمانوں اور زمین کا خالق ہے۔ اللہ نے ہمیں پیغمبر بنایا ہے کہ ہم لوگوں تک اس کا پیغام پہونچائیں اور لوگوں کو ظلم سے نجات دلائیں۔

فرعون کو محسوس ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس سے خائف نہیں ہیں اور اس طرح اس کی تذلیل وتضحیک ہو رہی ہے۔اس نے کہا، ''اگر آپ سچ بول رہے ہیں تو اپنے اللہ کی کوئی نشانی دکھائیے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھ بغلوں کے نیچے رکھے اور جب نکالے تو آپؑ کی ہتھیلیاں چمک رہی تھیں۔ اس کے بعد آپؑ نے اپنا عصا فرعون کے پیروں کے قریب پھینکا۔ اللہ کے حکم سے عصا اژدھا بن گیا۔فرعون اژدھے کو دیکھتے ہی تخت سے اتر کر چیختا چلاتا بھاگ کھڑا ہوا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جھک کر اژدھے کو اٹھالیا۔ وہ آپؑ کے ہاتھ میں آتے ہی عصا بن گیا۔

فرعون خوف سے سفید پڑ گیا اور کانپنے لگا۔اس نے اپنے درباریوں سے کہا،

''کیا تم نے دیکھا کہ یہ شخص کتنا بڑا جادوگر ہے؟ یہ دونوں بھائی اپنے جادو سے تم لوگوں کو گھر سے بے گھر کرنا چاہتے ہیں''۔

سوالات:

(1) جب اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر منتخب کیا تو آپؑ کو کیا حکم دیا؟

(2) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپؑ کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام نے فرعون سے کس لہجے میں بات کی؟

(3) فرعون ان کی بات سن کر کیوں طیش میں آیا؟ اس نے کیا کہا؟

(4) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا جواب دیا؟

(5) فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا دھمکی دی؟ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام ڈر گئے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(6) فرعون نے اپنی تذلیل اور تضحیک کیوں محسوس کی؟

(7) اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا مطالبہ کیا؟

(8) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا جواب دیا؟

قربانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ سے کچھ فاصلے پر عرفات میں کوہ رحم پر آرام کرر ہے تھے کہ آپ نے خواب دیکھا کہ اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرر ہے ہیں۔ لگا تار تین دن آپ یہی خواب دیکھتے رہے۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے آپ کو بے حد لگاؤ تھا، آپ سمجھ گئے کہ اللہ دیکھنا چاہتا ہے کہ آپ کو اللہ سے کتنی محبت ہے؟ اس وقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تیرہ برس کے تھے۔ حضرت ابراہیم نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اپنا خواب سنایا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا کہ وہ اللہ کی مرضی کے سامنے اپنا سر جھکانے کے لئے تیار ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں باندھے انہیں لٹایا اور اپنی آنکھوں پر پٹی باندھی اور اللہ کا نام لے کر بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے گردن پر چھری چلائی- جب آپ کو یقین ہو گیا کہ آپ بیٹے کی قربانی دے چکے ہیں تو آپ نے اپنی آنکھیں کھولیں- آپ تو دیکھا کہ حضرت اسمٰعیل صحیح وسلامت آپ کے پاس کھڑے ہیں- اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی جگہ ایک بھیڑ (بکرا) ذبح کیا ہوا پڑا ہے-

اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی قبول کر لی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اس امتحان میں کامیاب ہوئے-

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی کی یادگار ہم عیدالاضحیٰ کے دن ۱۰/ ذی الحجہ کو مناتے ہیں-

سوالات:

(1) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں کیا دیکھا؟ کتنے دن آپ نے یہ خواب دیکھا؟

(2) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلانے کے بعد کیا سمجھا؟ کیا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ذبح ہو گئے؟

(3) کیا اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی قبول کر لی؟

(4) ہم عیدالاضحیٰ کیوں مناتے ہیں؟

کعبۃ اللہ کی تعمیر

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ اللہ کے حکم پر پتھر اٹھا اٹھا کر ایک دوسرے پر رکھتے جارہے تھے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ دونوں کی مدد کر رہے تھے اور بتا رہے تھے کہ پتھر کہاں رکھنا ہے۔

بہت جلد دونوں باپ بیٹوں نے کعبۃ اللہ کی چہار دیواری کھینچ دی۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بتانے پر آپ دونوں نے حجر اسود بھی اس کی جگہ پر لگا دیا۔

کعبۃ اللہ کی تعمیر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے بہت محنت کی۔

دیوار بناتے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک چٹان پر کھڑے ہوا کرتے تھے، اس چٹان پر آپ کے قدموں کے نشان بن گئے تھے۔ اس جگہ کو آج "مقام ابراہیم علیہ السلام" کہا جاتا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ○

اے اللہ تو ہماری اس محنت کو قبول فرما، یقیناً تو سب کچھ سننے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

(قرآن سورۃ البقرۃ 2:27)

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام مکہ معظّمہ میں رہنے لگے اور آپ کی والدہ حضرت ہاجرۃؓ کی قبر کعبۃ اللہ کے پہلو میں ہے۔

سوالات:

(1) حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کیا کررہے تھے؟

(2) کعبۃ اللہ کی دیوار بناتے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کہاں کھڑے ہوئے تھے؟ اس جگہ کو کیا کہتے ہیں؟

(3) کعبۃ اللہ کی تعمیر کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل نے کیا دعا مانگی؟

(4) حضرت اسمٰعیل کہاں رہنے لگے؟ آپ کی والدہ حضرت ہاجرۃؓ کی قبر کہاں ہے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

عمران ایک بھلے آدمی تھے، آپ کی بیوی کا نام حنا تھا-

حنّا نے اللہ سے وعدہ کیا کہ جب ان کے یہاں بچہ ہو گا تو اس بچے کو اللہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیں گی-

آپ نے اللہ سے دعا مانگی کہ اللہ آپ کے بچے کو شیطان سے محفوظ فرمائے-

جب آپ کے یہاں بیٹی پیدا ہوئی تو آپ نے بیٹی کا نام مریم علیہ السلام رکھا-

حنا اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لئے یروشلم گئیں، جہاں انہوں نے حضرت مریمؑ کو حضرت زکریا علیہ السلام کے سپرد کیا-

حضرت مریم ابھی کمسن تھیں کہ ایک دن آپ کے کمرے میں ایک فرشتہ آیا،

فرشتے نے حضرت مریم سے کہا کہ

''وہ عنقریب ایک بیٹے کو جنم دیں گی جو عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کہلائے گا''-

فرشتے نے آپ سے کہا کہ یہ بیٹا اللہ کا پیغمبر ہو گا اور جب ماں کی گود میں ہو گا تبھی بات کرے گا-

حضرت مریمؑ نے فرشتے سے پوچھا کہ

''وہ ماں کیسے بن جائیں گی جب کہ ان کی شادی بھی نہیں ہوئی ہے-''

فرشتے نے آپ سے کہا کہ

''اللہ قادر مطلق ہے کچھ بھی کر سکتا ہے''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بعد حضرت مریم بے حد پریشان ہوئیں

کہ شہر کے لوگوں کو بیٹے کی ولادت کے متعلق کیا اور کیسے بتائیں

اللہ نے آپ کوحکم دیا کہ جب لوگ ان سے سوال کریں تو وہ خاموش رہیں اور بچے کو بولنے دیں

جب شہر کے لوگوں نے آپ سے بچے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے بچے کی جانب اشارہ کیا اور چپ کھڑی رہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا،

اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا

ترجمہ: میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ نے مجھے کتاب

(انجیل) دی ہے اور مجھے پیغمبر بنایا ہے۔

(سورہ مریم ۱۹:۳۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بڑے ہوکر اپنی امت کو وحدہ لاشریک لہ پر ایمان لانے کے لئے کہا۔

اللہ نے آپ کو معجزے کے طور پر مسیحائی بخشی تھی یعنی آپؑ کے چھونے سے بیمار شفایاب اور مردے زندہ ہو جاتے۔

سوالات:

(1) حنا نے اللہ سے کیا دعا مانگی اور کیا وعدہ کیا؟

(2) حضرت مریم سے فرشتے نے کیا کہا؟

(3) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت پر اللہ نے حضرت مریم کو کیا حکم دیا؟

(4) بچے نے لوگوں کو کیا جواب دیا؟

عام الفیل

شاہ یمن نے اپنے ملک میں ایک نہایت ہی عالیشان، وسیع و عریض چرچ (گرجا گھر) تعمیر کروایا، اس کے اندر قیمتی قالینوں کا فرش بچھایا- دیواروں پر قالین لٹکائے، بہر حال اس چرچ کو شاہ یمن نے اچھی طرح سجایا- اس کی خواہش تھی کہ لوگ ہر سال طواف کے لئے کعبۃ اللہ جانے کی بجائے اس عالیشان چرچ کو آئیں، اس کی تمام کوششوں کے باوجود لوگ کعبۃ اللہ کے طواف کے لئے مکہ معظّمہ جاتے رہے- تھک ہار کر اس نے فیصلہ کیا کہ کیوں نہ کعبۃ اللہ ہی کو تباہ کر دیا جائے- اس نے اپنے سب سے طاقتور سپہ سالار ابرہہ کو ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ کعبۃ اللہ کو ڈھانے کے لئے روانہ کیا- راستے میں ابرہہ کی فوج نے ہر چھوٹے بڑے شہر اور گاؤں کو تباہ کر دیا- سینکڑوں اونٹوں پر قبضہ کر لیا- ایسے اونٹوں میں پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ کے دادا حضرت عبدالمطلب کے اونٹ بھی شامل تھے-

حضرت عبدالمطلب جانتے تھے کہ ابرہہ کعبۃ اللہ کو تباہ کرنے کے لئے آ رہا ہے- آپ کعبہ گئے اور اللہ سے کعبۃ اللہ کی حفاظت کے لئے دعا مانگی-

"اے اللہ...... اپنے گھر کی حفاظت فرما، دشمنوں کو ان کے مقصد میں کامیاب ہونے نہ دے" یہ دعا مانگنے کے بعد حضرت عبدالمطلب ابرہہ کے پاس گئے-

ابرہہ نے پوچھا "آپ مجھ سے کیوں ملنا چاہتے ہیں"؟

حضرت عبدالمطلب نے کہا "میں اپنے اونٹ واپس چاہتا ہوں"

ابرہہ کو حیرت ہوئی، اس نے کہا "میں کعبۃ اللہ کو تباہ کرنے آیا ہوں، اور آپ کعبۃ اللہ کے محافظ و نگران ہیں- لیکن آپ کو صرف آپنے اونٹوں کی فکر ہے- کعبۃ اللہ کی نہیں-"

حضرت عبدالمطلب نے کہا "اونٹ میری ملکیت ہیں، لہٰذا میں ان کی واپسی کا تقاضہ کر رہا ہوں- کعبہ اللہ کی ملکیت ہے اس

کی حفاظت اللہ خود کرے گا"۔

ابرہہ نے یہ جواب سن کر حضرت عبدالمطلب کو ان کے اونٹ لوٹا دیئے اور خود کعبہ کو گرانے کے لئے آگے بڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے پرندوں کا ایک جھنڈ بھیجا، پرندے اپنی چونچوں سے کنکریاں ابرہہ کی فوج پر گرانے لگے یہ کنکریاں سپاہیوں اور ہاتھیوں کے سروں پر یہ کنکریاں پڑیں تو وہ ہلاک ہوگئے۔ ابرہہ کی فوج کے تمام سپاہی ہلاک ہوگئے اور تمام ہاتھی مارے گئے صرف ابرہہ زندہ رہ گیا۔ وہ بھاگا بھاگا یمن پہونچا تا کہ شاہ یمن کو پوری کہانی سنائے۔ لیکن ایک پرندہ ابرہہ کے ساتھ یمن تک پہونچا۔ تمام قصہ سننے کے بعد شاہ یمن نے غصے میں آ کر پوچھا "آخر وہ پرندے کیسے تھے"؟

ابرہہ نے آسمان کی طرف نظر کی اور پرندے کی جانب اشارہ کیا اسی وقت پرندے نے چونچ سے کنکری گرائی جو ابرہہ کے سر پر پڑی۔ ابرہہ وہیں ہلاک ہوگیا۔

جس سال یہ واقعہ پیش آیا اس سال کو "عام الفیل" کہا جاتا ہے۔ "عام" کے معنی "سال" اور "فیل" کے معنی "ہاتھی" کے ہیں۔ "عام الفیل" یعنی "ہاتھیوں کا سال"۔

ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت اسی سال ہوئی۔

سوالات:

(1) شاہ یمن نے اپنے ملک میں کیا تعمیر کروایا؟ لوگوں سے کیا کہا؟

(2) کیا لوگ کعبۃ اللہ کا طواف کرنے کے بجائے اس چرچ کا طواف کرنے لگے؟

(3) شاہ یمن نے کعبۃ اللہ کو تباہ کرنے کا فیصلہ کیوں کیا؟

(4) حضرت عبدالمطلب نے کعبہ جا کر کیا دعا مانگی؟ ابرہہ سے آپ نے کیا مانگا؟ ابرہہ کو حیرت کیوں ہوئی؟

(5) ابرہہ جب کعبہ کو تباہ کرنے آگے بڑھا تو کیا ہوا؟

(6) جس سال یہ واقعہ ہوا اس سال کو کیا کہتے ہیں۔

الامین

جب مکہ کے تمام لوگ خانہ کعبہ کواز سرنو بنانے لگے جب کعبہ کی دیواریں ایک خاص اونچائی تک پہنچی تو کام روک دیا گیا، کیونکہ اس جگہ حجراسود رکھا جانا تھا۔

''حجراسود'' ایک محترم پتھر ہے مکہ کے سرداروں میں سے ہرایک کی خواہش یہ تھی کہ اس پتھر کوصرف وہی اس کی جگہ پر رکھے اوراس کام سے اپنے آپ اوراپنے قبیلے کی سربلندی کا موجب بنے۔اسی وجہ سےان کے درمیان جھگڑا شروع ہوا۔ ہرایک یہی کہتا تھا کہ صرف میں حجراسود کواس کی جگہ نصب کروں گاان کا اختلاف بہت بڑھ گیااور ایک خطرناک موڑتک پہنچ گیا قریب تھا کہ ان کے درمیان جنگ شروع ہوجائے۔وہ جنگ کے لئے تیار بھی ہو چکے تھےاسی اثناء میں ایک دانا اورخیر خواہ آدمی نے کہا، لوگو! جنگ اوراختلاف سے بچو کیونکہ جنگ شہراور گھروں کوویران کردیتی ہے۔اوراختلاف لوگوں کومتفرق اور بدبخت کردیتا ہے جہالت سے کام نہ لواور کوئی معقول حل تلاش کرو، مکہ کے سردار کہنے لگے! کیا کریں؟اس دانا آدمی نے کہاتم اپنے درمیان میں سے ایک ایسے آدمی کاانتخاب کرلو جوتمہارے اختلاف کو دور کردے۔ سب نے کہایہ ہمیں قبول ہے یہ مفید مشورہ ہے۔لیکن ہر قبیلہ کہتا تھا کہ وہ قاضی ہم میں سے ہو۔اسی خیرخواہ اور دانا آدمی نے کہا، جب تم قاضی کے انتخاب میں بھی اتفاق نہیں کرپائے تو سب سے پہلا شخص جواس مسجد کے دروازے سے اندر آئے اسے قاضی مان لو۔ سب نے کہایہ ہمیں قبول ہے تمام کی آنکھیں مسجد کے دروازے پر لگی ہوئی تھیں اور دل دھڑک رہے تھے کہ کون پہلے اس مسجد سے اندر آتا ہےاور فیصلہ کس قبیلے کے حق میں ہوتا ہے؟ ایک جوان اندر داخل ہوا۔سب میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور سب نے بیک زبان کہا بہت اچھا ہوا کہ محمدؐ ہی آیا ہے۔محمدؐ امین ہے منصف اور صحیح فیصلہ دینے والا ہے اس کا فیصلہ ہم سب کو قبول ہوگا......حضرت محمدؐ جب وہاں پہنچے تو تمام قبیلوں نے اپنے اختلاف کی کہانی آپ کو سنائی، آپؐ کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا کہ اس کام میں تمام مکہ کے سرداروں کو شریک ہونا چاہئے،

لوگوں نے پوچھا کیا ایسا ہوسکتا ہے؟اور کس طرح،حضرت نے فرمایا کہ ہر قبیلے کا سردار یہاں حاضر ہو،تمام سردار آپ کے پاس آئے- آنحضرتؐ نے اپنی عبا بچھائی پھر آپؐ نے فرمایا تمام سردار عبا کے کناروں کو پکڑیں اور حجر اسود کو لے چلیں- تمام سرداروں نے حجر اسود اٹھایا اور اسے اس کی مخصوص جگہ تک لے آئے اس وقت آپؐ نے حجر اسود کو اٹھایا اور اسے اس کی جگہ نصب کر دیا- مکہ کے تمام لوگ آپؐ کی اس حکمت عملی سے راضی اور خوش ہو گئے- آپؐ کے اس فیصلے پر آفرین کہنے لگے- ہمارے پیغمبرؐ اس وقت جوان تھے اور ابھی اعلان رسالت نہیں فرمایا تھا،لیکن صحیح کام انجام دیتے اور نہایت امین تھے اس لئے آپ کا لقب ''امین'' پڑ گیا- لوگ آپؐ پر اعتماد کرنے لگے،اور قیمتی چیزیں آپؐ کے پاس امانت رکھوانے لگے اور آپؐ ان کی امانتوں کی حفاظت کرتے- اور صحیح وسالم انہیں واپس لوٹاتے- سبھی لوگ اپنے اختلافات دور کرنے میں آپؐ کی طرف رجوع کیا کرتے،اور آپؐ کے فیصلے کو قبول کرتے-

پیغمبرؐ امین اور راست باز پر
بہت زیادہ درود و سلام ہو

سوالات:

(1) کعبۃ اللہ کی دوبارہ تعمیر کے بعد حجر اسود کیوں نہیں رکھا گیا؟

(2) مکہ کے لوگوں کو جنگ سے روکنے کے لئے ایک دانا شخص نے کیا مشورہ دیا؟

(3) کعبۃ اللہ میں سب سے پہلے کون داخل ہوا؟ اس کو دیکھتے ہی لوگ کیوں خوش ہو گئے؟

(4) رسول اللہ صلعم نے حجر اسود کو اس کی جگہ پر رکھنے کے لئے کیا مشورہ دیا؟

(5) آپؐ کا لقب امین کیوں پڑا؟

ایمان کی مثال

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ اپنے اصحاب کے ساتھ راستے سے گزر رہے تھے، آپ کی نظر ایک بوڑھی عورت پر پڑی جو چرخہ کات رہی تھی اور ساتھ ہی اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی کہ اللہ نے اس کو ہر نعمت سے نوازا ہے۔

آپؐ نے رک کر اس عورت کو سلام کیا اور اس سے پوچھا

"تمہارا ایمان بے مثال ہے، کیا تم مجھے بتاؤ گی کہ تم اللہ پر ایمان کیوں لائیں؟

عورت نے جواب دیا،

یارسول اللہؐ! اگر میں اپنے چرخے کو نہ گھماؤں تو وہ گھومتا نہیں۔

اگر چرخہ جیسی معمولی چیز گھمائے بغیر نہیں گھومتی تو اتنی بڑی دنیا کسی کی مدد کے بغیر کیسے چل سکتی ہے؟

یقیناً کوئی بہت ہی طاقتور اور عظیم شئے دنیا چلا رہی ہے۔

یقیناً کوئی ایسی طاقت ہے جو ذرے ذرے پر قدرت رکھتی ہے۔

یہ عظیم طاقت صرف اور صرف اللہ ہی کی ذات ہو سکتی ہے جو خالق کائنات ہے۔

آپؐ نے اپنے اصحاب سے کہا

"اس عورت نے کتنے سیدھے اور سادہ طریقے سے اللہ کو پہچانا ہے،

اللہ پر اس کا ایمان بہت مضبوط ہے

اللہ پر آپ سب کا ایمان بھی ایسا ہی ہونا چاہئے۔

سوالات:

(1) بوڑھی عورت چرخہ کاتتے وقت کیا کہہ رہی تھی؟

(2) رسول اللہؐ نے عورت سے کیا پوچھا؟ عورت نے کیا جواب دیا؟

(3) رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب سے کیا کہا؟

حضرت فاطمہؑ کی سخاوت

ایک ضعیف انسان پھٹے پرانے کپڑے پہنے مسجد پہونچا اور رسول اللہؐ کے سامنے حاضر ہوا اس نے تین مختصر سوالات میں اپنے احوال سنائے۔

یارسول اللہؐ میں بھوکا ہوں؟ مجھے کھانا دیجئے۔

میرے پاس لباس نہیں ہے، مجھے لباس دیجئے۔

میرے پاس آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں، میری مدد فرمایئے۔

رسول اللہؐ نے کہا کہ اس وقت تو میرے پاس کچھ بھی نہیں تم میری بیٹی فاطمہؑ کے گھر جاؤ، وہ تمہاری مدد کریں گی۔

حضرت فاطمہؑ کا گھر قریب ہی تھا، رسول اللہ کے ایک صحابی نے اس شخص کو حضرت فاطمہؑ کے گھر تک پہونچایا، اس شخص نے دق الباب کیا (دروازہ کھٹکھٹایا)۔

کون ہے؟ حضرت فاطمہؑ نے پوچھا:

میں ایک بھوکا انسان ہوں میرے پاس کپڑا بھی نہیں اور آمدنی کا بھی کوئی ذریعہ نہیں مجھ پر رحم فرمایئے اللہ آپ کو اجر دے گا، اس شخص نے کہا۔

حضرت فاطمہؑ نے اپنے گلے سے نیکلس (ہار) اتارا اور اس شخص کو دیتے ہوئے کہا "اس نکلیس (ہار) کو بیچ کر اپنی ضروریات پوری کرلے، مجھے امید ہے کہ مستقبل میں تمہیں کبھی کسی چیز کی حاجت نہیں ہوگی۔

غریب شخص خوشی خوشی مسجد واپس ہوا، رسول اللہؐ ابھی مسجد ہی میں تشریف فرما تھے۔ اس شخص نے رسول اللہؐ کو نیکلس (ہار) دکھایا اور کہا "یارسول اللہؐ! آپ کی بیٹی فاطمہؑ نے مجھے یہ نیکلس (ہار) فروخت کرنے کے لئے دیا ہے۔ رسول اللہؐ کے ایک صحابی حضرت عمار بن یاسر اس وقت وہاں موجود تھے انہوں نے اس شخص سے پوچھا کہ تمہیں اس نیکلس (ہار) کے کیا دام چاہئے۔ بوڑھے شخص نے کہا وہ غذا اور لباس خریدنے اور گھر لوٹنے کے لئے درکار رقم کے عوض نیکلس (ہار) فروخت کرنے کو تیار ہے۔

حضرت عمار بن یاسر نے کہا میں تمہیں اس نیکلس کے لئے روٹی اور گوشت اور یمنی لباس اور ایک اونٹ کے علاوہ آٹھ طلائی دینار اور دوسو نقرئی (چاندی کے) درہم دوں گا۔

حضرت عمار اس شخص کو اپنے گھر لے گئے اور وعدے کے مطابق اس کو رقم ادا کی- بوڑھا خوشی خوشی اپنی راہ چل پڑا-

حضرت عمار نے نکلیس (ہار) پر عطر چھڑ کا اس کو رومال میں رکھا اور اپنے غلام کو دے کر اس سے کہا ''رسول اللہؐ کے پاس جا، میں نے تجھے اس نیکلس کے ساتھ رسول اللہ کو دیا-

رسول اللہؐ کے پاس پہونچ کر غلام نے حضرت عمار کا پیغام سنایا-

رسول اللہؐ نے نیکلس دیکھنے کے بعد کہا میں نے تجھے اور اس نیکلس اپنی بیٹی فاطمہ کو دیا-

حضرت فاطمہؑ کے گھر پہونچ کر غلام نے رسول اللہ کا پیغام سنایا اور نیکلس (ہار) حضرت فاطمہؑ کے حوالے کیا- حضرت فاطمہؑ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا میں نے تجھے اللہ کی راہ میں آزاد کیا- اب تو غلام نہیں رہا، غلام بے حد خوش ہوا اور کہنے لگا یہ نیکلس کتنا با برکت ہے، کہ اس سے:

''بھوکے کا پیٹ بھرا

ننگے کا تن ڈھکا

بے روزگار کو روزگار ملا

پیدل اونٹ پر سوار ہوا

اور غلام آزاد ہوا''

اور بالآخر نیکلس اپنے مالک کے پاس واپس ہوا-

رسول اللہؐ اور آپؐ کے صحابی انسانوں کی خرید وفروخت روکنے کی کوشش کرتے اور آپؐ اور آپؐ کے اصحاب غلاموں کو خرید کر آزاد کیا کرتے- اسلام میں غلاموں کو آزادی دینا اولین عبادت اور رسولؐ سنت ہے-

سوالات:

(1) بوڑھے شخص نے رسول اللہؐ سے کیا سوالات کئے؟ (2) رسول اللہؐ نے بوڑھے سے کیا کہا؟

(3) حضرت فاطمہ نے بوڑھے کو کیا دیا؟ اور کیا کہا؟ (4) بوڑھا نیکلس (ہار) لے کر کہاں گیا؟ اور کیا کہا؟

(5) حضرت عمار کون تھے؟ آپ نے بوڑھے شخص سے کیا کہا؟

(6) حضرت عمار نے بوڑھے سے نیکلس (ہار) خریدنے کے لئے کیا دام دیئے؟

(7) حضرت فاطمہؑ نے بوڑھے کو نیکلس (ہار) دیتے ہوئے کیا کہا؟

چھٹے امام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

ہمارے چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **جعفر صادق** علیہ السلام کے والد امام محمد باقر علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **جعفر صادق** علیہ السلام کی والدہ ام فروی ہیں۔

حضرت امام **جعفر صادق** علیہ السلام ۱۷/ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔

حضرت امام **جعفر صادق** علیہ السلام مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

حضرت امام **جعفر صادق** علیہ السلام کی شہادت 25 /شوال کو ہوئی۔

حضرت امام **جعفر صادق** علیہ السلام کا مدفن جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔

سوالات:

۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے والدین کے نام بتائیے؟

۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولادت کب اور کہاں ہوئی

۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت کب ہوئی اور آپ کہاں مدفن ہیں؟

ساتویں امام

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

ہمارے ساتویں امام حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **موسیٰ کاظم** علیہ السلام کے والد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **موسیٰ کاظم** علیہ السلام کی والدہ حمیدہ خاتون ہیں۔

حضرت امام **موسیٰ کاظم** علیہ السلام ۷/صفر کو پیدا ہوئے۔

حضرت امام **موسیٰ کاظم** علیہ السلام ۲۵/رجب کو شہید ہوئے۔

حضرت امام **موسیٰ کاظم** علیہ السلام کا روضۂ مبارک کاظمین (عراق) میں ہے۔

سوالات:

۱) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے والدین کے نام بتایئے؟

۲) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ولادت کب اور کہاں ہوئی

۳) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت کب ہوئی اور آپ کہاں مدفن ہیں؟

آٹھویں امام

حضرت امام علی رضا علیہ السلام

ہمارے آٹھویں امام حضرت امام علی رضا علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **علی رضا** علیہ السلام کے والد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **علی رضا** علیہ السلام کی والدہ نجمہ خاتون ہیں۔

حضرت امام **علی رضا** علیہ السلام ۱۱/ ذیقعدہ کو پیدا ہوئے۔

حضرت امام **علی رضا** علیہ السلام مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

حضرت امام **علی رضا** علیہ السلام ۲۹/صفر کو شہید ہوئے۔

حضرت امام **علی رضا** علیہ السلام کا روضہ مشہد (ایران) میں ہے۔

سوالات:

۱) حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے والدین کے نام بتایئے؟

۲) حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی ولادت کب اور کہاں ہوئی

۳) حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی شہادت کب ہوئی اور آپ کہاں مدفن ہیں؟

نویں امام

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

ہمارے نویں امام حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **محمد تقی** علیہ السلام کے والد حضرت امام علی رضا علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **محمد تقی** علیہ السلام کی والدہ خیزران یا سبیکہ خاتون ہیں۔

حضرت امام **محمد تقی** علیہ السلام ۱۰/رجب کو پیدا ہوئے۔

حضرت امام **محمد تقی** علیہ السلام ۲۹/ذیقعدہ کو شہید ہوئے۔

حضرت امام **محمد تقی** علیہ السلام مزار کاظمین (عراق) میں ہے۔

سوالات:

۱) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے والدین کے نام بتایئے؟

۲) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت کب اور کہاں ہوئی

۳) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی شہادت کب ہوئی اور آپ کہاں مدفن ہیں؟

دسویں امام

حضرت امام علی نقی علیہ السلام

ہمارے دسویں امام حضرت امام علی نقی علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **علی نقی** علیہ السلام کے والد حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **علی نقی** علیہ السلام کی والدہ حضرت سمانہ ہیں۔

حضرت امام **علی نقی** علیہ السلام ۱۵/ ذی الحجہ ۲۱۲ھ کو پیدا ہوئے۔

حضرت امام **علی نقی** علیہ السلام مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

حضرت امام **علی نقی** علیہ السلام ۳/ رجب کو شہید ہوئے۔

حضرت امام **علی نقی** علیہ السلام کا روضۂ مبارک سامرا (عراق) میں ہے۔

سوالات:

۱) حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے والدین کے نام بتایئے؟

۲) حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی ولادت کب اور کہاں ہوئی

۳) حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی شہادت کب ہوئی اور آپ کہاں مدفن ہیں؟

گیارھویں امام

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

ہمارے گیارھویں امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **حسن عسکری** علیہ السلام کے والد حضرت امام علی نقی علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **حسن عسکری** علیہ السلام کی والدہ حضرت حدیثہ ہیں۔

حضرت امام **حسن عسکری** علیہ السلام ۸/ربیع الآخر کو پیدا ہوئے۔

حضرت امام **حسن عسکری** علیہ السلام مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

حضرت امام **حسن عسکری** علیہ السلام ۸/ربیع الاول کو شہید ہوئے۔

حضرت امام **حسن عسکری** علیہ السلام کا روضۂ مبارک سامرا (عراق) میں ہے۔

سوالات:

۱) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے والدین کے نام بتایئے؟

۲) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی ولادت کب اور کہاں ہوئی

۳) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کب ہوئی اور آپ کہاں مدفن ہیں؟

بارھویں امام

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ

ہمارے بارہویں امام حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ

حضرت امام **مھدی** عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ کے والد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام **مھدی** عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ کی والدہ حضرت نرجس خاتون ہیں۔

حضرت امام **مھدی** عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ ۱۵/شعبان کو پیدا ہوئے۔

حضرت امام **مھدی** عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ سامرا میں پیدا ہوئے۔

ہمارے بارھویں امام پردۂ غیب میں ہیں اور ہم شیعہ آپؑ کے ظہور کا انتظار کر رہے ہیں۔

سوالات:

۱) حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ کے والدین کے نام بتایئے؟

۲) حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

۲) حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ کے تعلق سے ہمارا عقیدہ کیا ہے؟

حضرت عباسؑ

حضرت عباسؑ، ہمارے پہلے امام حضرت علی علیہ السلام کے بیٹے ہیں-
آپ کی والدہ کا نام حضرت ام البنین ہے-
حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے بعد حضرت علیؑ نے حضرت ام البنین سے شادی کی تھی-
آپ کے چار بیٹے حضرت عباسؑ، حضرت عثمانؑ، حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ ہوئے-
چاروں بھائی کربلا میں شہید ہوئے-
بچپن ہی سے حضرت عباسؑ ہر جگہ اپنے بڑے بھائی امام حسینؑ کے ساتھ ساتھ رہتے تھے-
کربلا میں امام حسینؑ کی فوج کا علم حضرت عباسؑ کے پاس تھا-

حضرت عباسؑ کو عباس علمدار کہتے ہیں

حضرت عباسؑ کو عباسؑ باوفا بھی کہتے ہیں- کیونکہ زندگی بھر آپ نے امام حسینؑ کی ہر بات مانی-

حضرت عباسؑ نے امام حسینؑ کا کوئی کام کرنے سے کبھی انکار نہیں کیا-

حضرت عباسؑ کو "قمر بنی ہاشم" بھی کہتے ہیں- قمر کے معنی چاند کے ہیں اور آپ کے قبیلے کا نام بنی ہاشم ہے- یعنی آپ کو قبیلے کا چاند کہتے ہیں-

حضرت عباسؑ بہت بہادر تھے-

کربلا میں امام حسینؑ نے **حضرت عباسؑ** کو جنگ کرنے کی اجازت نہیں دی-
لیکن جب امام حسینؑ کی چار سال کی بیٹی حضرت سکینہؑ نے چچا عباسؑ سے پانی مانگا-

حضرت عباسؑ نے امام حسینؑ سے دریائے فرات سے پانی لانے کی اجازت مانگی-

حضرت عباسؑ حضرت سکینہ کا "مشکیزہ" لے کر پانی لانے بڑھے-

یزید کی فوج نے دریائے فراات تک جانے کا راستہ بند کر دیا تھا-

حضرت عباسؑ کو آتا دیکھ کر یزید کے سپاہی بھاگ گئے- راستہ کھل گیا-

حضرت عباسؑ دریائے فرات تک پہونچے۔

حضرت سکینہؑ کا مشکیزہ بھرا۔

حضرت عباسؑ نے لیکن پانی نہ پیا۔

حضرت عباسؑ پہلے بھتیجی کو پانی پلانا چاہتے تھے۔

حضرت عباسؑ مشکیزہ بھرنے کے بعد واپس پلٹے،

حضرت عباسؑ پر یزیدے سپاہیوں نے نیزے، تیر، پتھر پھینکے۔

حضرت عباسؑ کے ایک شانے پر ایک ظالم نے پیچھے کی طرف سے تلوار ماری۔

حضرت عباسؑ کا وہ شانہ کٹ گیا۔

حضرت عباسؑ کے دوسرے شانے پر بھی تلوار ماری

حضرت عباسؑ کا دوسرا شانہ بھی کٹ گیا۔

حضرت عباسؑ کی آنکھو میں کسی ظالم کا تیر لگا۔

ایک تیر مشکیزہ کو لگا اور پانی بہہ گیا

حضرت عباسؑ گھوڑے سے گر پڑے

حضرت عباسؑ نے امام حسینؑ کو مدد کے لئے پکارا۔

امام حسینؑ پہونچے بھائی کا سر گود میں لیا آنکھ سے تیر نکالا

حضرت عباسؑ نے آخری ہچکی لی......

سوالات:

۱) حضرت عباسؑ کے والدین کے نام بتایئے؟

۲) حضرت عباسؑ کو باوفا کیوں کہتے ہیں؟

۳) حضرت عباس کی شہادت کس طرح ہوئی؟

طہارت

پاکیزگی، صفائی اور طہارت مومن کی شناخت ہیں اور صرف مومنین ہی جنت میں جائیں گے۔ (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) طہارت نصف ایمان ہے (حضرت علی علیہ السلام)

سولہویں صدی عیسوی تک یوروپ میں پاکی طہارت اور صفائی کا تصور تک نہیں تھا۔ یوروپ کے لوگوں (انگریزوں وغیرہ) کے گھروں میں بیت الخلاء تک نہیں تھا۔ لوگ سڑکوں، گلی، کوچوں میں گندگی پھینکا کرتے، عیسائی پادری گھروں میں بیت الخلاء کی تعمیر کی اجازت نہیں دیا کرتے تھے۔ ایک مورخ ول ڈیورنٹ (Will Durant) نے لکھا ہے،

''یوروپ پر اسلامی حملوں کا ایک خوشگوار نتیجہ یہ نکلا کہ یوروپ میں مسلمانوں کے گھروں کے حمام خانوں کی نقل کی گئی۔ لیکن عیسائی راہب اس نقالی سے خوش نہیں تھے''۔

1400 سال قبل عرب کے صحرا میں جہاں پانی کی قلت تھی رسول اللہؐ نے پاکی اور طہارت کی تعلیم دی اور پاکی صفائی و طہارت کو نصف ایمان قرار دیا۔

ہر مسلمان کے لئے اس کے بدن لباس گھر اور پڑوس یعنی محلے کی پاکی صفائی اور طہارت ضروری اور لازمی ہے جیسا کہ معصومین علیہم السلام کی ان احادیث سے واضح ہے۔

''گھر اور محلے کی پاکی صفائی غریبی اور افلاس کو دور رکھتی ہے''

''اپنے لباس کو پاک صاف اور طاہر رکھو، لباس کا بہترین رنگ سفید ہے''

''رات کے وقت گھر کے اندر کوڑا کرکٹ جمع مت رکھو کیونکہ یہ (جراثیم کی شکل میں) شیطان کی پناہ گاہ ہیں'' ''اگر کوئی شخص مسجد کو پاک و صاف رکھے تو اللہ اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے''

سوالات:

۱) اسلام میں طہارت کیوں ضروری اور لازمی ہے؟

۲) طہارت کے متعلق احادیث بیان کیجئے؟

چھوٹے بڑے گناہ

دو آدمی امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے، وہ اپنے گناہوں کی توبہ کرنا چاہتے ہیں۔

ایک شخص نے کہا کہ اس نے کئی چھوٹے گناہ کئے ہیں، دوسرے شخص نے کہا کہ اس سے دو بڑے گناہ ہوئے ہیں۔

امام علیھم السلام نے پہلے شخص سے کہا کہ وہ اپنے ہر گناہ کے لئے ایک کنکر اٹھائے، آپؑ نے دوسرے شخص سے کہا کہ وہ اپنے ہر بڑے گناہ کے لئے ایک بڑا پتھر لائے۔ کچھ دیر بعد دونوں امام کے سامنے حاضر ہوئے، ایک اپنے ساتھ کنکر لایا تھا اور دوسرا بڑے پتھر۔

امام علیھم السلام نے ان سے فرمایا کہ اب ان پتھروں کو ان کی جگہ پر واپس رکھ دو۔ جو شخص بڑے پتھر لایا تھا، اس کو یہ بڑے پتھر واپس لے جانے میں دشواری ہوئی لیکن اس نے قدرے محنت کے بعد پتھر واپس ان کی جگہ رکھ دیئے۔ لیکن جس شخص نے کنکر جمع کئے تھے اس کو یاد نہیں رہا کہ اس نے کنکر کہاں کہاں سے چنے تھے، لہٰذا وہ کنکروں کو ان کی جگہ پر واپس نہیں رکھ سکا۔ چھوٹے گناہوں کی توبہ مشکل ہے کیونکہ ہم اکثر و بیشتر انہیں بھول جاتے ہیں۔

سبق پڑھانے کا طریقہ:

چھوٹے بڑے گناہ

نوٹ: یہ اسباق ایک ہفتہ پڑھائے جائیں۔ اور اس سبق کے ساتھ "چھوٹے بڑے گناہ" کا سبق پڑھائیں اور بچوں کو بتائیں کہ اللہ کی نظر میں تمام گناہ خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے۔ ایک جیسے ہوتے ہیں۔ اور ہم بندوں کو ہر طرح کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنی اور گناہوں سے توبہ کرنی چاہئے۔

سوالات:

(1) چھوٹے گناہ کرنے والے اور بڑے گناہ کرنے والے سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کیا کہا؟

استاد کا مرتبہ

ہمارے پیغمبر حضرت محمدؐ نے فرمایا ہے، ”میں لوگوں کا استاد ہوں اور انہیں مذہب کا درس دیتا ہوں۔“

پہلے امام حضرت علیؑ نے فرمایا ہے، ”اپنے والد اور استاد کے احترام کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑے ہو جایا کرو“

چوتھے امام حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا ہے، ”استاد کا اپنے طلبہ پر کچھ حق ہوتا ہے۔“

پہلا : طلبہ استاد کی عزت واحترام کریں

دوسرا : استاد کی باتیں دھیان سے سنیں

تیسرا : استاد جب پڑھا رہا ہو تو اس کی طرف دیکھتے رہیں

چوتھا : طلبہ پورے دھیان سے سبق سیکھنے کی کوشش کریں

پانچواں : استاد کا شکریہ ادا کریں

بچوں کو چاہیے کہ وہ ان باتوں کو یاد رکھیں اور استاد کی عزت کریں،

بچوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ماں باپ کے بعد استاد کا رتبہ سب سے بڑا ہے۔

سوالات :

1) استاد کے متعلق حضرت محمدؐ نے کیا فرمایا؟

2) استاد کے متعلق حضرت امام علیؑ نے فرمایا؟

3) استاد کے متعلق حضرت امام زین العابدینؑ نے کیا فرمایا؟

4) ماں باپ کے بعد ہمیں سب سے زیادہ کس کی عزت کرنا چاہیئے؟

لالچ کا انجام

کسی زمانے میں ایک انتہائی خودغرض اورلالچی انسان رہا کرتا تھا- وہ ہر چیز کو حاصل کرنا اوراپنے قبضے میں رکھنا چاہتا تھا-
وہ اپنے روپے، پیسے اور مال میں سے کسی کو بھی کچھ بھی نہیں دیتا تھا- اپنے دوستوں اور خاندان والوں تک کو وہ کچھ بھی نہ دیتا
ایک دن اس کی تیس 30 اشرفیاں (سونے کے سکے) گم ہوگئیں، اس نے اپنے دوست کو بتایا کہ اس کی ایک تھیلی جس میں تیس30اشرفیاں تھیں کہیں گرگئی اس کے دوست نے جونیک اوررحم دل انسان تھا،اس بات پر افسوس ظاہر کیا-

اللہ کی کرنی یوں ہوئی کہ اس دن اس نیک شخص کی بیٹی جب گھر لوٹ رہی تھی تو راستے میں اس کوایک تھیلی پڑی ملی جس میں 30اشرفیاں تھیں لڑکی نے تھیلی لاکراپنے باپ کودی اور اور بتایا کہ اس کو یہ تھیلی راستے میں پڑی ملی تھی-

لڑکی کے باپ نے فوری اپنے دوست کو بلایا اوراس کو بتایا کہ اس کی گمشدہ اشرفیاں مل گئی ہیں-
لالچی انسان نے اشرفیاں گنیں اور کہنے لگا کہ "اصل میں تھیلی میں چالیس 40اشرفیاں تھیں لہذا دس 10 اشرفیاں کم ہیں- اس نے کہا کہ شاید لڑکی نے دس10 اشرفیاں اپنے پاس رکھ لی ہیں-بات آگے بڑھی اور تینوں فیصلے کے لئے قاضی کے پاس گئے-

قاضی نے پہلے لڑکی سے پوچھا کہ اس کو کیا اور کہاں ملا؟ لڑکی نے کہا کہ اس کوایک تھیلی راستے میں پڑی ملی جس میں تیس 30اشرفیاں تھیں-تب قاضی نے خودغرض اورلالچی انسان سے پوچھا کہ اس کی گمشدہ تھیلی میں کتنی اشرفیاں تھیں اس شخص نے جواب دیا کہ اس کی تھیلی میں چالیس40اشرفیاں تھیں-

قاضی نے کہا کہ "لڑکی کو جو تھیلی ملی تھی اس میں تیس 30اشرفیاں تھیں،اوراس کی تھیلی میں چالیس 40اشرفیاں تھیں اب اگر کسی دوسرے آدمی کو کوئی ایسی تھیلی ملے جس میں چالیس 40 اشرفیاں ہوں تب اس شخص کواس کی چالیس 40اشرفیاں دی جائیں گی، یہ فیصلہ سنانے کے بعد قاضی نے تیس30 اشرفیاں لڑکی کو دے دیں اور کہا کہ ان اشرفیوں پراس کا حق ہے-تب اس

خودغرض اور لالچی شخص کو اس کی غلطی کا احساس ہوا اس نے کہا کہ ''اس نے جھوٹ کہا تھا، اس کی تھیلی میں صرف تیس 30 اشرفیاں ہی تھیں، لیکن قاضی نے اس کی ایک نہ مانی اور تھیلی لڑکی کو دے دی- قاضی کا یہ فیصلہ صحیح ہے یا غلط اس کا فیصلہ آپ کریں-

سوالات :

1) خودغرض اور لالچی انسان کیا کرتا ہے؟

2) لڑکی نے اشرفیوں کی تھیلی باپ کو دے کر کیا کہا؟ باپ نے کیا کیا؟

3) اشرفیاں گننے کے بعد لالچی انسان نے کیا کہا؟

4) لالچی انسان نے قاضی کے سامنے کیا کہا؟

5) قاضی نے لڑکی سے کیا پوچھا؟ لڑکی نے کیا جواب دیا؟

6) قاضی نے لڑکی کو تیس 30 اشرفیوں کی تھیلی کیوں دے دی؟

7) اس سبق ''لالچ کا انجام'' سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

8) اس سبق کا خلاصہ لکھئے؟

قارون

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قبیلے کے ایک آدمی کا نام قارون تھا-

وہ اللہ پر ایمان رکھتا تھا- اس نے کوشش اور محنت سے لوہے کو سونے میں بدلنے کا علم سیکھا تھا- اس نے سونا بنا بنا کر کئی گھروں میں رکھا- قارون کے خزانے کی حفاظت کئی سپاہی کرتے تھے-

دولت نے قارون کو مغرور بنا دیا- بعض لوگ قارون سے حسد کرنے لگے- لیکن بعض اچھے لوگ قارون سے کہتے کہ دولت پر غرور نہ کر- دولت ہاتھ کا میل ہے- اللہ کو خوش کرنے کے کام کر، ایسے کام دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد بھی کام آئیں گے- لیکن قارون ایسی باتیں نہیں سنتا- اس کی دولت بڑھتی گئی اور اس کا غرور بھی بڑھتا گیا-

قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بے عزتی کرنے لگا- جس جگہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبیلہ بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کے لئے جمع ہوتا تھا، قارون وہاں نہیں جاتا- جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو عبادت کے لئے آنے کہا اس نے انکار کر دیا- قارون نے اس کے لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کچرا پھینکنے کے لئے کہا- حضرت موسی علیہ السلام دکھی ہو گئے-

اللہ کو قارون پر غصہ آ گیا- اللہ نے قارون کو سزا دی اس کا پورا خزانہ زمین میں دفن ہو گیا- خزانے کے ساتھ قارون بھی زمین کے اندر دھنس گیا- لوگوں نے قارون کی موت سے سبق سیکھا کہ جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسول کا مذاق اڑاتے ہیں ان کی موت ایسی ہی ہوتی ہے-

سوالات:

۱) قارون کو کس نے مغرور بنا دیا تھا؟

۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو عبادت کی دعوت دی تو اس نے کیا کیا؟

۳) قارون کی موت سے ہم کو کیا سبق ملتا ہے؟

دوستی

ہر انسان کی زندگی میں دوست اہم ترین شخص ہوتا ہے۔

پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ نے فرمایا ہے کہ، ''ہر انسان کا کردار اس کے دوست کے عقائد اور اصولوں پر مبنی ہوتا ہے۔

دوست کی خصوصیات کیا ہیں؟

علم :

ہمارے پہلے امام حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے،

''بہترین دوست وہ ہے جو علم اور صبر رکھتا ہو''

دوست ایسے ہوں جو علم اور معلومات عامہ رکھتے ہوں، اپنا وقت بیکار کی باتوں میں نہ گذارتے ہوں،

علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوں۔

اچھے اخلاق:

ایک دوست کے اخلاق کا اثر دوسرے دوست پر پڑتا ہے

اسی لئے ایسے دوست بناؤ جو اچھے اخلاق اور عادت واطوار رکھتے ہوں۔

ایک مسلمان دوست اپنے دوست کا آئینہ ہوتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے،

دوست وہ ہے جو:

1) آپ کے متعلق جو سوچتا ہے وہی کہتا ہے

2) آپ کی اچھی عادتوں کو اپنی اچھی عادتیں اور آپ کی بری عادتوں کو اپنی بری عادتیں سمجھتا ہے

3) وقت پڑنے پر آپ کی مدد کرتا ہے

4) مشکل کے وقت میں آپ کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔

سوالات :

1) بہترین دوست کون ہوسکتا ہے؟

2) کیا ایک دوست کے اخلاق کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے؟

3) دوست کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے کیا فرمایا؟

اللہ کی مخلوقات

اللہ تعالٰی نے انسان کے علاوہ پیڑ، پودے، پھول، جانور، چاند، تارے، آسمان اور دوسری تمام چیزیں بنائی ہیں- اساتذہ سے درخواست ہے کہ وہ ذیل میں دی گئی تصوریریں بچوں کو بتلائیں اور سمجھائیں کہ ان جانوروں کو اللہ نے بنایا ہے- ان جانوروں کے متعلق استاد جو بھی جانتا ہو بچوں کو بتلائے-

یہ سبق شروع کرنے سے پہلے استاد بچوں کو تصویریں دکھا کر ان سے درج ذیل سوالات کرے۔

ان جانوروں کی تصویروں کو دیکھو؟ ان کے نام کیا ہیں بتاؤ؟

ان میں سے کن جانوروں کو آپ نے دیکھا ہے؟

ان میں سے کون سے جانور خوبصورت ہیں؟

آپ ان میں سے کن جانوروں کو سب سے زیادہ پسند کرتے ہیں؟

ان جانوروں کو پیدا کرنے والا کون ہے؟

جملہ حقوق بحق
امامیہ ایجوکیشن اینڈ ویلفیر ٹرسٹ بنگلور محفوظ ہیں

نام کتاب	:	''بچوں کی دینی اور اخلاقی کتاب: اطفال''
تصحیح وتحقیق	:	حجۃ الاسلام مولانا الحاج سید عسکری رضوی صاحب قبلہ مرحوم امام جمعہ کریم پور
سن اشاعت	:	پانچویں مرتبہ مئی 2004
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار (1000)
ہدیہ	:	-/40 روپے
ناشر	:	امامیہ ایجوکیشن اینڈ ویلفیر ٹرسٹ نمبر 68 شیواجی روڈ، شیواجی نگر، بنگلور - 560051

پیش لفظ

الحمدللہ امامیہ دینیات نصاب کی کتابیں عوام میں مقبول عام ہورہی ہیں اور یہ کتابیں امامیہ ایجوکیشن اینڈ ویلفیر ٹرسٹ کے دینی مدارس کےعلاوہ دیگر صوبوں کے دینی مدارس میں بھی بچوں کو پڑھائی جارہی ہیں۔ٹرسٹ دینی واخلاقی دینیات نصاب پر مشتمل اردو میں چھ کتابیں (۱) قرآنی ودینی قاعدہ (۲)اطفال (۳) پہلی کتاب (۴) دوسری کتاب (۵) تیسری کتاب (۶) چوتھی کتاب اورانگریزی میں چار کتابیں یعنی جملہ دس کتابیں رب العالمین کے فضل وکرم اور چہاردہ معصومین کے طفیل میں شائع کررہا ہے۔ٹرسٹ کی کوشش یہ ہے کہ بچوں کوان کی مادری زبان اردو میں بنیادی باتیں معنوں کے ساتھ سمجھائی جائیں تاکہ بچے ان بنیادی باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔اس لئے بنیادی قاعدہ یسرنا القرآن اور اطفال کی کتابیں اردو میں ہی پڑھائی جائیں گی۔اور اردو زبان میں ہی زبانی امتحان لیا جائے گا۔جہاں پر اردو پڑھانے کا انتظام نہ ہوتو ایسے بچوں کے لئے انگریزی کتابیں پہلی تا چوتھی مہیا کی جائیں گی۔تاکہ بچے اردو نہ جاننے کی وجہ سے دینی تعلیم سے محروم نہ رہ سکیں۔ہمیں خوشی اس بات کی ہے کہ اب ہم تمام کتابوں کو تصحیح وتحقیق کرنے کے بعد اور مضامین میں ہوئی غلطیوں کو حتی الامکان درست کرنے کے بعد شائع کررہے ہیں۔اس کتاب کو دوحصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور یہ دوسال میں پڑھائی جائے گی۔

انشاءاللہ ہم بہت جلد ایک ٹیچرس ٹریننگ سنٹر بھی قائم کرنے والے ہیں۔جس طرح سے دنیاوی اسکولوں میں تربیت شدہ ٹیچرس لئے جاتے ہیں۔ان کے پڑھانے کا اندازا لگ ہوتا ہے۔جس کے ذریعہ سے بچے اچھی طرح سبق کو ذہن نشین کرلیتے ہیں۔ایسے اساتذہ ہم دینیات پڑھانے کے لئے مہیا کریں گے اور یہ ٹیچرس ٹریننگ سنٹر علی پور میں قائم کیا جائے گا۔اور انشاءاللہ ہر سال ورکشاپ بھی قائم کی جائے گی ان تمام حقائق کے پیش نظر امامیہ ٹرسٹ نے شیعہ اثناعشری بچوں کی دینی تعلیم کی بنیاد بہتر اور مضبوط بنانے اور ان کے اخلاق اور کردار کو صحیح سمت یا رخ دینے کے لئے کافی تحقیق اور جستجو کے بعد حجۃ الاسلام مولانا الحاج سید عسکری رضوی صاحب قبلہ کی سرپرستی میں امامیہ دینیات نصاب ورلڈ فیڈریشن (یو کے) کے تعلیمی نصاب سے لے کر مرتب کیا ہے۔جس کی تصحیح وتحقیق مولانا موصوف نے فرمائی۔اور اس نصاب کو سجادیہ ٹرسٹ کناڈا کا بھی تعاون حاصل ہے۔

اس نصاب میں دینی اور اخلاقی تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں کو انبیاء کرام اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے مختصر حالات زندگی،تاریخ اسلام اور امام حسینؑ کی قربانی کربلا کے فلسفے اور واقعات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔تاکہ بچے بڑے ہوکر خود مذکورہ موضوعات کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کی جستجو کرسکیں۔ٹرسٹ نے بچوں کی بہتر دینی تعلیم اور صحیح رہنمائی کے لئے صرف نئے نصاب کو مرتب کرنا ہی کافی نہیں سمجھا بلکہ درس وتدریس کے اہم ترین پہلو طریقہ تدریس پر بھی توجہ دی ہے۔کیونکہ جب تک تعلیم خواہ دینی ہو یا دینوی صحیح اور سائنٹفک طریقہ سے نہیں دی جاتی تو وہ بے اثر ہوجاتی ہے۔

خاکسار

(الحاج) مرزا محمد مہدی عفی عنہ

صدر

امامیہ ایجوکیشن اینڈ ویلفیر ٹرسٹ بنگلور۔560051

/S\Desktop\Borders\Borders\
not found.
OWS\Desktop\Borders\Borde
of 2_5381.tif not found.

باسمہ تعالیٰ

گذارش

تمام قارئین کرام وجملہ اساتذہ کرام سے گذارش ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی کمی محسوس کرے تو اس کی نشاندہی فرما کر ادارہ کو مطلع فرمائیں تا کہ دوسری طباعت میں اسے مناسب طریقے سے دور کیا جاسکے۔ آپ کے مشورے شکریے کے ساتھ قبول کئے جائیں گے۔ خداوند عالم ہم سب کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور دامن عفو میں جگہ عنایت فرمائے (آمین)

ادارہ

امامیہ ایجوکیشن اینڈ ویلفیر ٹرسٹ بنگلور

OWS\Desktop\Borders\Borde
of 2_5381.tif not found.
OWS\Desktop\Borders\Borde
of 2_5381.tif not found.